

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرض نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل
۵۲۵۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

مروج

روزنامہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فیس پچھا چار روپے

قیمت

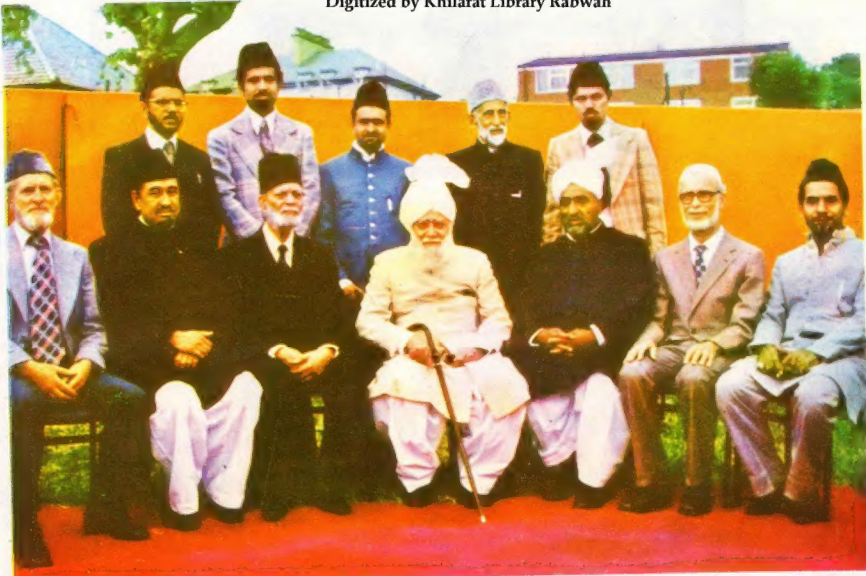
نمبر ۲۹۳

۲۶ مئی ۱۳۹۹ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء

جلد ۶۴
۳۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ
”کے صلیبیہ کانفرنس“ لندن میں شرکت کرنے والے مبلغین اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah



(کریسٹ پر دہلی سے بائیں) محمد اجمل صاحب مبلغ انچارج و امیر جماعت احمدیہ ٹائیپیر یا ڈنمارک کے آئری مبلغ الحاج نوح نندین صاحب
مبلغ اسپین کرم الہی صاحب غفرلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحب مبلغ انگلستان بشیر احمد خان صاحب
رفیق (امام مسجد لندن) مبلغ سکاٹ لینڈ بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔
(کریسٹ پر دہلی سے بائیں) مبلغ جزیرہ عمان صاحب (امام مسجد نور نیکنورٹ) میاں محمد ابراہیم صاحب (امام مسجد ڈھین)۔
مبلغ مالینڈ چوہدری الرشید صاحب (امام مسجد مبارک دی ہیگ) مبلغ سوئٹزرلینڈ نسیم مہدی صاحب (امام مسجد محمود زلورک) مبلغ گیانا جنوبی امریکہ
مبلغ صاحب قریشی



ندائے فتح نمایاں بنام ابابتر

بیت الاقوامی

کرنلی کے کانفرنس

منعقد

لندن

۲ تا ۴ جون ۱۹۶۸ء



حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ جون ۱۹۶۸ء کو
کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے
خطاب فرما رہے ہیں



حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے قبل
منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن قرآن مجید
کی تلاوت کر رہے ہیں



کانفرنس ہال (کامن ویلتھ اسٹیٹیوٹ اور یوریم) اکائیٹنٹر
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرما رہے ہیں اور ہال کی دائرہ کی شکل میں سبز گلیڈیاں سامعین سے کچھ کچھ بھری ہوئی ہیں



دنیا کے کوڑ کوڑ سے آئے ہوئے سامعین کے ایک حصہ کا منظر

متمم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت فرما رہے ہیں

بائیں طرف سیکرٹری کلر اور صدر کے مشہور مشیر ڈاکٹر لالہ بخش ہیں



سیدنا حضرت یحییٰ بن یوسف علیہ السلام کا منظوم عربی و فارسی کلام

کلام الامام امام الزکام

دامن پائش بدست مدام

(آنحضرت کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے)

اے رسولے کش محمد بہت نام دامن پائش بدست مدام

وہ رسول جس کا نام محمد ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

جہر او یا شیر شد اندر بدن جلال شد و با جلال بدو خدایا

اس کی محبت مال کے دودھ کے ساتھ ہائے بدن میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور جان کے ساتھ باہر نکل گئی

ہرست او خیر الرسل خیر الامام ہر نبوت را برو شد اعتقام

وہی خیر الرسل اور خیر الامام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تعمیل اس پر ہو گئی۔

ما از نو شیم ہر ابے کہ ہرست زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہرست

جو بھی پانی پیت وہ ہم اسی سے لے کر پیتے ہیں جو بھی سیراب ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے

آپنجہ مارا وحی دایم لے بود آں نہ از خود از ہمال جلے بود

جو وحی دایم ہم سے پڑا ہوا ہے وہ ہماری طرف سے نہیں وہیں سے آتا ہے۔

ما ازو یایم حسد و رومال و سل دلدرازل بے اوجمال

ہم ہر دشمنی اور ہر کمال اسی سے حاصل کرتے ہیں محبوب اہل کا دل غیر ایکے نام میں ہے

اقتدائے قول اور جان مات ہر چہ زو ثابت شود ایمان مات

اس کے ہر ارشاد کی پیروی ہماری فطرت میں ہے جو بھی اس کا قرآن میں ہے اس پر ہمارا پورا ایمان ہے

محو روئے او شد بہت ایں روئے من بوئے او آید ز بام و کوئے من

یہ میرا چہرہ اس کے چہرہ میں گم ہو گیا اور میرے مکان اور گھر سے اکی کو خوشبو آ رہی ہے۔

بسکہ من در عشق او مستم نہال من ہمام، من ہمام، من ہمام

اے بسکہ میں اس کے عشق میں نہال ہوں۔ میں وہی ہوں، میں وہی ہوں، میں وہی ہوں

آں منم کا نہ لرزہ آل سرورے در میان خاک و دل بیتی سرے

میں تو وہ ہوں کہ اس سرور کی راہ میں ڈیرا نہ خاک و خون میں منتظر ہوا دیکھے گا

تین گرباد و بکوائے آں نگار آں منم کا دل کند جال را تا

اگر اس محبوب کی نگاہ میں ہمارے تین پہلو شخص ہوں گا جو اپنی جان قربان کرے گا

گر میں کفر است نزد کیں ورے

اگر میں کفر کے نزدیک ہی کہتا ہوں

خوش نصیبے آں کہ چوں من کارے

تو وہ ہوا خوش نصیب ہے جو میری طرح کا کافر ہے

ترجمہ میرا نوی سہ ماہی ۱۹۹۷ء

دَافَتْ لَنَا كَهْفُ كَبَيْتِ مَسْرَدَقِ

(اوپر لے خدا) تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

لَكَ الْمَسْجِدُ يَا تَرْسِي وَحِزْرِي وَحِزْرِي عَمْدَكَ يُزِدُكَ كُلَّ مَنْ كَانَ يَسْتَقِي

اے مسجد پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے میرا ہی ہوتا ہے

يَذْكُرُكَ بِحُزْنٍ كُلِّ قَلْبٍ قَدْ اغْتَشَى وَحُكْمُكَ يُغْنِي كُلَّ مَنِيَّةٍ مَسْرَدَقِ

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل غماز ہوا جاری ہوا ہے اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہوا ہے

وَيَا نَبِيَّكَ يُحْفَظُ كُلُّ نَفْسٍ مِنَ الْمَرَدِّ وَفَضْلُكَ يُغْنِي كُلَّ مَنْ كَانَ يُزِدُكَ

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص پاکت سے ہے چاہے اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وَمَا الْخَيْرُ إِلَّا خَيْرُكَ يَا خَالِكَ الْوَرَى وَمَا الْكَهْفُ إِلَّا أَنْتَ يَا مُنْتَكِبَ السَّلَى

اور تمام خیر ہی تیری طرف سے ہے اے جہاں آخرت اور تو ہی پرزہ گاہوں کی پناہ ہے۔

وَتَعْنُو أَمَّا الْإِفْلَاقُ خَوْفًا وَهَيْبَةً وَتَجْرِي مَوْجُ النَّبَاتِاتِ وَتَبْقِي

اور تیرے آگے خوفناک ہر اکسمان جھکے ہوئے ہیں اور پیادوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

وَأَيْسَ لِقَائِي يَا حَبِيبِي وَمَتَّبِعِي سَوَاءَ مَرُوحٍ عِنْدَ وَتَبْتَ السَّادِقِ

اور میرے دل کے لئے اے میرے محبوبان اور پناہ کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں میری سزا وار ہو

يَكْبَلُ الْوَرَى عِنْدَ الْكَرْوَبِ إِلَى الْوَرَى دَافَتْ لَنَا كَهْفُ كَبَيْتِ مَسْرَدَقِ

دکھ کے وقت خلعت خلعت کھڑے تو کھڑے ہے اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

وَأَنْتَ قَدْ أَتَوْتَ آيَاتِ مَسْرَدَقِ قَوْلِي لَعْنَةُ لَا يَزَاهَا وَتَهْتَقِ

اور تو نے ہمارے مدد کے نشان آئے ہیں پس نہ ایمان نہ کفر ہے جو ان نشان کو نہیں دیکھتا اور یہی خوشی ہو رہی ہے

يَدُ اللَّهِ تَجِي نَفْسٌ مِنْ هُوَ مَا دَقِ وَأَنْتَ الْمَوْزُورُ فَضْلُكَ وَتَزْهَقِ

خدا کا ہاتھ صادق کی طرف سے آتا ہے اور جھوٹا فضائل ہوتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

فَيْقُطِعُ نَبْتَ لَا مَرْوَعٍ وَجُودُهُ وَنَحْلُ خَيْلٍ لَا مُحَاكَةَ يَسْتَقِي

پس اس کوڑا کاٹ دے گی پناہ کے لئے جو کچھ نہ ہو تو یہاں ہر ایک کو کھڑے ہو کر خود اپنی پناہ میں لے کر آئے گا

أَنْتَ تَرْفَعُ الدَّهْرَ كَيْفَ تَكُنْ وَهَبْتَ رِيَاءَ لَا كَيْفَ عَيْنَانِ سَوْهَقِ

تو خود تخت ہیں کرنا نہ کے فتنے کیسے پیدا ہو گئے اور ایسی ہوا میں جو تیرے ہوا کا گہ باد کا ہوا ہے

جَعَلْتَ مِنَ الْوَرَى الَّذِي يَرْحَمُ الْوَرَى

پس میں اس رب کی طرف سے کیا جو خلعت پر رحم کرے گا

وَرَيْسُ عَيْنِكَ عِنْدَ حَقِّ مَسْرَدَقِ

اور باد کی کھال کو کبرا کے قلعے کے وقت چاہیے

دَحْجَةُ اللَّهِ مَطْبُوعَةُ شَعْلَمِ

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں اور خدا اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام احکام کو سمجھ کر ان پر کاربند رہیں۔

ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین علیہ السلام ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم تجتہ القیین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعث یا نقطہ اس کی شرائط اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تیسیر یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مونیہ سے خارج اور کھدا و کفار ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیرِ اتباعِ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چاہے ہر ایک اور راستہ کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدارِ اس امامِ ارسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی تہ مرتب شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز نبی اور کامل تابعین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳، صفحہ ۱۴)

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پیغمبر مازنا ملک ہم ہے ہم اس کو پیغمبر مازنا ہے ہیں اور فاروق نبی خدا کی طرح ہماری زبان پر حسبتنا کتب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں جہاں اتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر و مصادق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بحال بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرمائے اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور اس پر میں اور تمام انبیاء و اوصیاء تمام کتابیں جن کی پہلی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوة اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فراموش نہ سمجھ کر اور تمام نہایت کو نہایت سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر پکڑ بندہ ہوں۔ عرض وہ تمام امور جن پر پکٹ صالح کو اعتقاد اور عملی طور پر جماع تھا اور وہ امور جو امت کی جماعتی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا انفاق ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ (ایضاً ص ۱۵۸)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتاب۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔"

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكُ بَاعِثِ تَخْلِيقِ كَائِنَاتِ

(مکروہ کتاب سعید احمد صاحبہ اعجاز)

یہ ارض بسیط یہ سموات ۛ یہ رقص حیات یہ جمادات
یہ پھول یہ چاند یہ ستارے ۛ یہ رنگ یہ نور یہ نظارے
یہ آب رواں یہ آبائے ۛ اشجار کے دلفریب سائے
یہ سرو چنار یہ صنوبر ۛ یہ جھومتے پٹیر پر بتوں پر
یہ جھیل یہ کوہسار کا عکس ۛ آئینہ گل بہار کا عکس
یہ اوس کے نستر پر موتی ۛ سورج کی کرن گہر پر
یہ رقص طیور گلشنوں میں ۛ یہ حسن کا ایک جہاں بنوں میں
پھیلے ہوئے نیلگوں سمندر ۛ گہسار کے برف پوش منظر
یہ سنگ گراں یہ آبشاریں ۛ یہ لالہ و گل میں رہزاریں
یہ شہر یہ بستیاں یہ بازار ۛ یہ بام یہ نقشے یہ انوار
یہ حسن و جمال آدمی کا ۛ یہ رنگ جہاں میں دلکشی کا
اَلْقَصَہ یہ کائنات ساری ۛ یہ بزم گر حیات ساری
پہنائے وجود میں نہ آتی ۛ نیزنگ نمود میں نہ آتی
تخلیق جہاں کبھی نہ ہوتی ۛ آفاق میں زندگی نہ ہوتی

شہ کار نہ یہ حُشدا کا ہوتا

گر نور نہ مصطفیٰ کا ہوتا

اس نور سے نورِ زندگی ہے ۛ ہر سمت ظہورِ زندگی ہے
فلوس جہاں میں روشنی ہے ۛ اس نور سے جہاں میں روشنی ہے

اس نور سے ابتدا ہوئی ہے

اس نور پر انتہا ہوئی ہے

مرا خدا

اپنی صفات و ذات میں مفرد مرا خدا
تفسیرِ قل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ مرا خدا

ہے ابتدا اُسی سے اُسی پر ہے انتہا
یعنی مری حیات کا مقصد مرا خدا
ارض و سما کی انجمنِ حسن کے مکین
سرمایہ فنا کبھی اسد مرا خدا

قائم اُسی کی ذات سے پنج وینِ حیات
سب بزرگ و برتر و ابجد مرا خدا
بے انتہا نوازش و الطاف بے حساب
غفور و کریم و رحمت بے حد مرا خدا

میرا خدا سمیع و بصیر و علیم ہے
معبود ہے دل تو روتی معبود مرا خدا
قرآن مری کتابِ مستند مرا رسول
ناہید ہے خدائے مستند مرا خدا

مرا رسول

جس کے لئے بنا جہاں سارا مرا رسول
سارے جہاں سے ہے مجھے پیارا مرا رسول
اپنے خدا کو تائیں جاں سوز دل کے ساتھ
گنجِ حوائج جس نے پکارا مرا رسول

اِقْرَا کا جس نے رُوحِ الایں سے لیا سبق
قرآنِ خدا نے جس پر آتارا مرا رسول
آرائشِ جمال سے واقف ہیں لوگ بھی
پر دستِ حق نے جس کو سنوارا مرا رسول

وہ رہگذارِ شوق کے راہی کارِ منہما
واماندہ راہرو کا سارا مرا رسول
طوفان ہیں آنندیاں ہیں تلاطم ہیں چاروں
اور امن و عافیت کا کف ارا مرا رسول

میرے جہاں شوق کی رُوح رواں وہی
مجھ سے جدا کرو نہ حُشدا را مرا رسول
اُس کے بغیر زندگی تاریک و تاریک ہے
ناہید میری آنکھ کا تارا مرا رسول

خطبہ

لندن میں مسیح کی صلیبی موت سے تباہی موزوع ہمارے کانفرنس خداتعالیٰ کے فضل سے کامیابی

اللہ تعالیٰ نے بڑے فضل کیا ہے کہ یہ یو اور اخبارات کے ذریعہ ہماری آواز کروڑوں انسانوں تک پہنچ چکی ہے ہماری اس سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے نتیجہ میں عیسائی چرچ کو خود اپنی کمزوری کا اعتراف کرنا پڑا ہے ساری دنیا کی ہدایت کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرو ہمیں ہر حال میں قدم آگے بڑھنا ہے اس لئے دعائیں کرو کہ ساری جماعت کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کے توفیق عطا فرمائے اپنے ملک کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے اور لوگوں میں باہم اتوات کا جذبہ پیدا ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ اگست ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(موتیہ مکتبہ محمد انور صاحب قریشی شاہد زکریا صیف زود نویسی سے دہلی)

آئندہ کی تکلیف سے بچا یا لیکن اس وقت کچھ تکلیف ہوئی نکالتے وقت تو زیادہ تکلیف نہیں ہوئی اور اگر تکلیف یا درد وغیرہ ہو بھی تو یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے ہمیں اس کی برداشت ہے لیکن اس کے بعد ساری رات خون آتا رہا۔ رات کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان انہوں نے میرے دانت نکالے تھے پھر اس کے بعد

مسوڑھوں میں درم اور زخم کی تکلیف

ہو گئی جو عارضی DENTURE (ڈنچر) بنا تھا وہ ٹیکنیشن نے صحیح نہیں بنایا تھا اس لئے کبھی دائیں طرف نرم ہو جاتا تھا کبھی بائیں طرف نرم ہو جاتا تھا۔ اس دن یہ کیفیت رہی شروع میں دو دن تو میں کسی قسم کا کھانا بھی نہیں کھا سکا چائے یا دودھ کی ایک پیالی پیتا رہا پھر ہم نے سوچا کہ زیادہ لمبا عرصہ تو آدمی کھو جائے یہ نہ سکتا اس لئے کوئی ایسی قسم کا طریقہ پر نہیں سو رہا ہوتا چاہیے جس میں درد کم ہو اور کھانے کی چیزیں بھی کھا سکیں لیکن ہوشور بہ کیونکہ میں کچھ بھی چبا نہیں سکتا تھا اس حد تک کہ اگر کچھ ہونے چاہے تو انہوں نے نیچے آجائیں تو ان سے بھی مجھے درد ہوتا تھا اور وہ بھی کھانے نہیں چبا سکتا تھا اس کے بعد میرے دانت سے روانہ ہونے سے پہلے چھ دن پہلے میرے والدین کو آتاریج کو انہوں نے میرے منہ میں دوسرا مستقل ڈنچر لگایا

تشتہ وقت و قود اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اپنی خلافت کے زمانہ میں سب سے لمبے عرصہ تک بیجا مریض رہنے کے بعد آج میں پھر آپ میں کھڑا ہوں اور خطبہ دے رہا ہوں اور بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی فضل کیا اور اللہ تعالیٰ یہاں بھی بڑے فضل کرتا ہے۔ یہ عرصہ جو ہاں گذرا اس کا قربا

آخری ایک ماہ بیماری کا حصہ تھا

پہلے میں مختصر اس کا ذکر کرتا ہوں میرے دانتوں میں پچھلے سال سے یہ تکلیف شروع ہو گئی تھی کہ اوپر سے دانت ٹوٹ جاتا تھا اور اس کی جڑیں مسوڑھ کے اندر رہ جاتی تھیں۔ اوپر سے جڑیں میں پہلے ایک دانت ٹوٹا پھر دوسرا ٹوٹا پھر تیسرا پھر چوتھا پھر پانچواں۔ غرض پانچ دانت ایسے تھے جن کی جڑیں اندر چھپی ہوئی تھیں اور اوپر سے دانت ٹوٹ گئے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ کیا کہ پہلے IMPRESSION (امپریشن) وغیرہ کر ایک عارضی DENTURE (ڈنچر) سا بنایا اور پھر ایک وقت میں سارے جڑیں میں چھپیں تھیں لیکن لگا کر سارے دانت نکال دئے۔ جو دو دانت نہیں ٹوٹے ہوئے تھے وہ بھی نکال دئے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے

اندر کے حصے میں تھا کہ UNPUBLISHED DIALOGUE ہونی چاہیے یعنی ایسا تبادلہ خیال جس کی اشاعت نہ ہو۔ OPEN اور UNPUBLISHED تو ویسے ہی متضاد چیزیں ہو گئیں۔ میں نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ یہ تو ساری دنیا کے ساتھ تعلق رکھنے والا معاملہ ہے اس کی اشاعت ہونی چاہیے اور صرف اٹلی میں ہی کیوں نہیں کے دنیا کے مختلف حصوں کے نام لے کر کہا کہ ہم

ہر جگہ تبادلہ خیالات کرنے کو تیار

ہیں اور صرف انگلستان کی کونسل آف چرچز سے ہی کیوں ہم کیتھولکس سے بھی تبادلہ خیال کرنے کو تیار ہیں۔ دنیا کو پتہ لگنا چاہیے کہ وہ عقائد جو غلط طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے اور واقعات جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔ میں نے اس کا وہاں اعلان کیا اور یہ اخباروں میں بھی آگیا اور پھر انہی صاحب کو جس کے دستخط سے کونسل آف چرچز کی طرف سے دعوت نامہ ملا تھا وہاں کے مشنری انچارج سوزیز بشپ ریفن صاحب کی طرف سے خط لکھا کہ ہمارے نام نے آپ کا

دعوت نامہ قبول کر لیا ہے

اور وہ اس قسم کی بحث یا تبادلہ خیال کا انتظام کریں گے لیکن بڑا مباحثہ گزر گیا اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ کافر نس کے آخری دن ہر جون کو میں نے یہ اعلان کیا تھا پھر ان کو ایک یاد دہانی کروائی گئی اور اس یاد دہانی کا جواب دس ہندہ دن کے بعد ایک اور دستخط سے یہ آیا کہ ان صاحب نے جن کے دستخط سے دعوت نامہ آیا تھا مجھے یہ کہا ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کو یہ جواب لکھ دوں کہ چونکہ انہیں اسلام کے متعلق کچھ بھی علم نہیں اس لئے آپ نے جو پوائنٹس، جو نکات اٹھائے ہیں ان کے متعلق جب تک وہ ان یاد دہانیوں سے مشورہ نہ کر لیں جو اسلام کے متعلق معلومات رکھتے ہیں اس وقت تک وہ جواب نہیں دے سکتے ان سے مشورہ کرنے کے بعد آپ کو جواب دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ساری دنیا میں جماعت پھیلی ہوئی ہے

ساری دنیا میں ہمارے جو مبلغ ہیں انہیں میں نے لکھا کہ چونکہ دعوت کے جواب میں میں نے کیتھولکس کو بھی شامل کیا ہے اس لئے آپ بڑے پیار کے ساتھ انہیں تبادلہ خیال کے لئے بلائیں۔ اپنے جواب میں بھی میں نے لکھا تھا کہ پیار کے ساتھ اور امن قائم رکھتے ہوئے اس قسم کے تبادلہ خیالات ہونے چاہئیں چنانچہ کیتھولک بشپس کو بھی دنیا کے مختلف حصوں میں لکھا گیا اور ان کا رد عمل یہ تھا کہ اگر آپ جواب ہی نہیں دیا جنہوں نے جواب دیا ان میں سے ایک جاپان کے کیتھولک بشپ ہیں ایک برلن کے کیتھولک بشپ ہیں اور بعض آرمینیا کے علاقوں کے نام مجھے یاد نہیں۔ انہوں نے صاف طور پر لکھ دیا کہ مسیح کی خدائی ہمارا پختہ عقیدہ ہے اس لئے اس معاملہ پر ہم آپ سے کسی قسم کی بات کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

عقل ہمیں یہ کہتی ہے کہ تبادلہ خیال کرنے کی ضرورت اسی وقت پڑتی

(یہاں کی توہم پر ہی غامضی ہے لیکن اس کو مستقل کہہ دیتے ہیں) کچھ مہینے تک یہ ڈیوٹر رہے گا اس کے بعد پھر بدلنا پڑے گا مگر اس کی عادت پڑنے اور اس کو مرنے کی عادت پڑنے میں بھی کچھ وقت لگے گا۔ وہاں پر تین چار دفعہ جہاں جہاں خرابی تھی اور جس جگہ سے دباؤ ڈال رہا تھا اس جگہ سے اس کو ٹھیک کر دیا تھا چنانچہ اب قریباً ٹھیک ہو گیا ہے لیکن ابھی یہ احساس باقی ہے کہ میں نے ایک غیر چیز پڑی ہوئی ہے امید ہے کہ کچھ دن کے بعد انشاء اللہ وہ بھی دور ہو جائے گا پھر

تکلیف آئی اور خدا کے فضل سے گزر گئی

اور اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ کوئی اور الجھن پیدا نہیں ہوئی اور نیا ڈیوٹر لے کر میں آپ کے پاس یہاں پہنچ گیا ہوں اور آج خطبہ دے رہا ہوں۔ تاہم یہ تو معمولی چیز تھی دعا کریں میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی اور کامیابی زندگی عطا کرے۔

میرے اس

دورے کے دو حصے

ہیں ایک کا تعلق تو اس کانفرنس کے ساتھ ہے جو وہاں ہوئی اور جس کا عنوان تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے پہلے کئے تھے اور دوسرا حصہ وہ ہے جو میں نے بعد میں یورپ کا دورہ کیا اور اسلام کی تعلیم ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ یہ جو کانفرنس ہوئی اس میں یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ بولنے والی MOVIE ۱۵۶۶/۱۱ کی جائے بعد میں اسے SUPER 8 میں بنایا جویاں بھی دکھائی جا سکتی ہے۔ وہ تیار ہو گئی ہے اور یہاں پہنچ جائے گی وہاں تو میں نے دیکھی ہے اچھی خاصی ہے آپ بھی اسے دیکھ لیں گے۔

۲-۳-۴ جون کو یہ کانفرنس تھی اور اس سے پہلے انگلستان کے اخبارات نے بھی اور یورپ کے بعض اخبارات نے بھی بہت کچھ لکھا۔ چوتھے سالانہ کے موقع پر یہاں جو صحافی آئے ہوئے تھے انہوں نے ڈیلی ٹیلیگراف میں پانچ صفحے کا ایک ٹوٹ دیا اور یہ اخبار دس لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں چھپتا ہے مجھے صحیح یاد نہیں ملتی ہے کہ پندرہ یا بیس لاکھ چھپتا ہو لیکن بہر حال دس لاکھ سے زیادہ چھپتا ہے جیسا کہ ان کی عادت ہے انہوں نے اس میں کچھ اپنی بھی چلائی لیکن ہماری بھی بہت سی باتیں وہ لکھ گئے ہیں۔ غرض اس رنگ کا پراپیگنڈہ اور اشاعت وہاں ہوئی کہ انگلستان کے

چرچ کو کچھ پریشانی سی لاحق ہو گئی

چنانچہ انہوں نے کانفرنس سے قریباً دس دن پہلے اپنی طرف سے ایک RELEASE (ریلیز) ایک خبر اخبارات کو بھیجی اور اس کے نیچے یہ نوٹ دیا کہ اسے فلاں ماریج سے پہلے شائع نہ کیا جائے۔ غالباً سو مہینے یا کم جون کی تاریخ تھی اور وہ ریلیز ہمارے مشن کو بھی بھیجوا دی۔ میں نے اس کا جواب تیار کیا کہ کانفرنس میں میں نے بھی ایک چوتھا سا مضمون پڑھا تھا۔ اپنے مضمون کے بعد میں نے ان کی ریلیز پڑھ کر سنوا دی اور پھر اس کا جواب خود میں نے پڑھ کر سنایا۔ ایک تو ان کا خط تھا اور اس کے نیچے ان کی تاریخ تھی۔ وہ دو دفعہ علیحدہ کاغذوں پر تھے اور میرا دستور ہے۔ خط میں لکھا تھا کہ ہم OPEN DIALOGUE کرنا چاہتے ہیں یعنی کھلی بات چیت ہو ہر ایک کو پتہ ہو کہ کیا تبادلہ خیال ہوا ہے اور اسی خط کے

دیا جائے۔ جب میں صرف اسلام کی بات کروں گا تو یا تو وہ کچھ بھی نہیں لکھیں گے اور اگر لکھیں گے تو اسلام کے متعلق ہی لکھیں گے۔ میں نے باتیں شروع کر دیں۔ جس طرح دینی تعلیم دینے کے لئے

ہمارا جامعہ احمدیہ

ہے اسی طرح ان کی اپنی یونیورسٹیاں ہیں جہاں وہ پادریوں کو مذہبی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ پادری صاحب کہنے لگے کہ میں وہاں کا گرجا بیٹھ ہوں یعنی بہت تعلیم یافتہ پادری تھے مجھے خود ہی پوچھنے لگے کہ آپ کہتے ہیں مسیح علیہ السلام صلیب پر قوت نہیں ہوئے صلیب سے زندہ اُٹارے گئے۔ آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔ میں نے بتایا ہے نہ کہ میں سوائے اسلام کے اور کوئی بات ہی نہیں کرتا۔ انہوں نے خود ہی بات پھیر دی۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھ سے دلائل مت پوچھو

حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری

تمہیں پہلے ہی کافی دلائل دے چکے ہیں۔ میں نے کہا کہ حواریوں کا یہ بیان ہے کہ صلیب پر چڑھائے جانے کے کئی دن بعد حضرت مسیح پیدل ان کے ہم سفر ہوئے کئی میل کا سفر کیا، تھک گئے اور تھکاوٹ کے آثار دیکھ کر حواریوں نے کہا کہ آگے نہ جائیں بلکہ رات ہمارے ساتھ گزاریں اور آرام کریں۔ اس سفر میں وہ ٹھوکر سے اتنے نہ ڈھال ہو گئے کہ مانگ کر ان سے کھانا کھایا اور انجیل کہتی ہے کہ حواریوں نے مچھلی اور شہدان کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے وہ کھایا بغرض پیدل چلے تھک گئے، بھوک لگی کھانا کھایا، رات وہاں سوئے کیا وہ خدا تھے؟ اور یہ صلیب پر چڑھائے جانے کے

کئی روز بعد کا واقعہ

ہے اور یہ انجیل میں لکھا ہے اور حواریوں نے اسے بیان کیا ہے تو اس کے جواب میں مجھے کہنے لگا کہ وہ اوپ تو بات ہی نہیں سمجھتے۔ بات یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے کبھی رُوح بن جاتے تھے اور کبھی مادی جسم میں حلول کر جاتے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ کوئی THEATRICAL PERFORMANCE یعنی کوئی تماشا تو نہ تھا میں نے کہا کہ اگر تماشا دکھانا تھا تو انہی کو کیوں دکھایا تمہیں کہ کیوں نہیں دکھایا۔ دو ہزار سال سے ایسا کرتے آتے کہ اپنی مرضی سے کبھی روحانی جسم اختیار کر لیتے اور کبھی مادی جسم اختیار کر لیتے۔

اس پر وہ چسپ ہو گیا

پھر میں نے اسے کہا کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک طرف تو تم انہیں خدا کہتے ہو اور دوسری طرف تمہارے بہت سے فرشتے یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے خدائی کے باوجود تین دن اور تین راتیں چشم میں گزاریں۔ اے اے اللہ گزاریں؟ پہلا سوال تو یہ ہے کہ وہ HELL تھی کہاں جہاں انہوں نے تین دن رات گزارے؟ اگر وہ کوئی اور جواب دیتے تو میں اس کے لئے تیار تھا اور میرے ذہن پر تمام وہ کوئی اور جواب دیں گے مگر میرے اس سوال پر کہ وہ HELL کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ

HELL IS DOWN DOWN DOWN.

ہے جب دو گروہوں کے مابین تضاد پایا جائے یا اختلاف پایا جائے۔ اگر ساری دنیا ایک عقیدے پر متفق ہو جائے تو تباہ و خراب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے جواب میں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ تمہارا نچتہ عقیدہ یہ ہے کہ تین خدا ہیں اور مسیح ان میں سے ایک ہے۔ اور

ہمارا عقیدہ

یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت اس عالمین کی بنیاد ہے۔ اب یہ دو متضاد عقائد ہیں۔ پس ہمارا مذہبی اختلاف ہو گیا ہمیں پیار کے ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے کو دلائل دے کر سمجھانا چاہئے لیکن اس کا جواب یہ دیا کہ چونکہ ہمارا عقیدہ ہے اسلئے ہم بحث نہیں کرتے۔ بہر حال انہوں نے اس طرح چھٹکارا حاصل کر لیا اور میرا یہ خیال نہیں کہ کونسل آف چرچ بھی اس بات پر آمادہ ہو رہی ہیں اس لئے کہتا ہوں کہ اس وقت کی دنیا میں تھوڑے بہت

عقل کے تقاضے

بھی مانے جانے لگ گئے ہیں یعنی دنیا کہتی ہے کہ ہم عقل کے کچھ نہ کچھ تقاضے تو پورے کرنے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات کھلی کر بیان کی ہے وہ یہ کہ بعض باتیں بالائے عقل ہوتی ہیں اور ہم انہیں مانتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی صفات کا اور ان صفات کے جلووں کا احاطہ کر لینا عقل کی طاقت میں نہیں ہے بلکہ یہ بات بالائے عقل ہے اور بعض باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں، عقل کہتی ہے کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں مثلاً یہ کہنا کہ یہ تین انگلیاں تین بھی ہیں اور ایک بھی ہے یہ متضاد عقل ہے بالائے عقل نہیں ہے۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ وہ تباہ و خراب خیال نہیں کریں گے تو یہ اسلئے کہتا ہوں کہ

آج کی دنیا میں

عقل نے یہ منمو لیا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو میری بھی مانو اور اگر وہ عقل کی مانیں تو انہیں اپنے عقائد چھوڑنے پڑتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنی کمزوری کا بے حد احساس پیدا ہو چکا ہے۔

اب میں وقت اور مکان ہر دو کے لحاظ سے تھوڑی سی پھیلاؤ لگا کر آپ کو سٹاک ہالم (جو سویڈن کا دار الحکومت ہے) لے جاؤں گا۔ مہرجون کو تباہ و خراب والی بات شروع ہوئی تھی اور یہ جولائی کے آخر کی بات ہے کہ میں سٹاک ہالم میں تھا تو وہاں پریس کانفرنس میں ایک پادری صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ہمیں یہ پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کہ کسی عیسائی اخبار سے ان کا تعلق تھا یا نہیں تھا۔ وہ آئے تھے، انہیں تشریف رکھیں، باتیں ہوں گی۔

میری یہ عادت ہے

کہ میں پریس کانفرنس میں سوائے اسلام کی باتوں کے اور کوئی بات نہیں کرتا۔ یہ بات کی بات میں اس لئے نہیں کرتا کہ مذہبی سیاسی آدمی ہوں اور نہ جماعت احمدیہ کو سیاست سے کوئی غرض ہے اور نہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی سیاسی بات عرض ہو جائے تاکہ اگر اخبار میں کچھ دینا چاہیں تو جو سیاسی باتیں ہوں ان کا ذکر کر دیں اور اسلام کے متعلق کچھ بھی نہ لکھیں اور میں نہیں چاہتا کہ ان کو ایسا کرنے

ہوئی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے چھوٹی سی جماعت ہے ہماری تو کوئی طاقت ہی نہیں
لا فخر ہی ہے اپنی طاقت پر گھڑ نہیں۔ جب لندن میں یہ بات ہوئی تو علماء کرام
صاحب نے جو جاپان میں ہمارے مبلغ ہیں اخبار میں یہ ساری تفصیل دے دی کہ انہوں
نے دعوت دی اور یہ جواب ہے اور ہمارے عقائد یہ ہیں کہ مسیح صلیب سے زندہ
آتارے گئے تھے اور مریم عیسیٰ کا بھی ذکر کیا یعنی اس پر اپنا ایک چھوٹا سا نوٹ
دے دیا بعد میں کسی نے اس کی تائید میں بھی لکھا لیکن بہت سے لوگوں نے غصے
میں لکھا کہ غلط عقائد ہیں اور تم شائع کر رہے ہو۔

اخبار کے اندر اچھی خاصی بحث

م شروع ہو گئی۔ پہلے ان کا خط شائع ہوا پھر اس کا جواب دیا گیا پھر اخبار نے
ان کو کہا کہ جواب دینا ہے تو دے دو چنانچہ انہوں نے جواب دیا۔ جب اسی طرح
دو چار دفعہ ہو چکا تو اخبار نے فیصلہ کیا کہ اب اس بحث کو بند کرنا چاہیے کافی لمبی
ہو گئی ہے لیکن انہوں نے عطاء المجیب کو کہا کہ ہم اس بحث کو بند کر رہے ہیں
اب تم نے جو کھانا ہے وہ ہمیں بھیج دو وہ ہم شائع کریں گے اور اس کے نیچے
لکھ دیں گے کہ آئندہ اس بارہ میں ہم کچھ شائع نہیں کریں گے یعنی اخبار نے پھر
ہمیں موقع دے دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمارا تو کوئی زور نہیں چلتا اور
ابھی نیا مشن ہے اور اس کی کوئی ایسی آواز بھی نہیں مگر خدا تعالیٰ کو تو اس کی
تدبیر میں کوئی انسان ناکام نہیں کر سکتا۔

اس کافرنس کا اثر

باہر کی جماعتوں پر بڑا خوش کن ہوا ہے۔ میرے کہے بغیر سارے امریکی کی مجلس
عالمہ نے جو وہیں کے باشندوں پر مشتمل ہے اپنے سر جوٹ اپنی ٹیکنک کی
اور فیصلہ کیا کہ یہ جو بہت بڑا پراپیگنڈہ ہو گیا ہے، دنیا گند کے اندر پھنسی
ہوئی ہے اس لئے اب یہ بار بار ہونا چاہیے اور دنیا کے کانوں تک یہ آواز بار بار
جانی چاہیے اس لئے دو سال کے بعد امریکی کی جماعتیں اسی قسم کی کانفرنس
امریکی میں کروائیں اور اس سے پہلے انہوں نے اس سلسلے میں پراپیگنڈہ کرنے
کے لئے نمونے کے طور پر ایک اور چھوٹا سا منصوبہ بنایا ہے تو انشاء اللہ
دو سال کے بعد وہاں بھی کانفرنس ہو جائے گی۔

امریکہ کا قومی مزاج

بھی اور وہاں کے اخبارات اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا مزاج بھی انگلستان اور
CONTINENT کے مزاج سے مختلف ہے۔ وہ چرچ کا دباؤ جلدی متبول
نہیں کرتے۔ اگر OSSIFYING زیادہ ہو جائے تو قبول کر لیتے ہیں لیکن اتنی جلدی
قبول نہیں کرتے جتنی جلدی مثلاً میرے خیال میں لندن کے اخباروں نے کیا۔ اگرچہ
وہ اس سے انکار کرتے ہیں لیکن ان کے چپ رہنے کی کوئی اور وجہ نہیں تھی۔
یہ جب ۷۶ء میں نیویارک گیا تو وہاں پریس کانفرنس میں ایک ۷۰.۷ (ٹی۔وی)
والے بھی آئے ہوئے تھے۔ وہاں ۷۰.۷ (ٹی۔وی) پراپیگنڈہ ہے وہ اپنے پیسے
کھاتے ہیں اور بڑے پیسے کھاتے ہیں ان کے نرخ بہت زیادہ ہیں ایک منٹ
کے دو ہزار ڈالر یعنی بیس ہزار روپیہ لیتے ہیں۔ خیر وہ پریس کانفرنس میں آئے
اور ۷۰.۷ (ٹی۔وی) کے لئے تصویریں بھی لیتے رہے اور ان کی ٹیم کا انچارج جو

کہ HELLO نیچے نیچے نیچے ہے۔ جب انہوں نے یہ جواب دیا تو میں نے اپنی مٹھی
آگے کی اور کہا کہ فرض کرو یہ گڑھ ارض ہے اور ہم یہاں ہیں۔ تم کہتے ہو کہ HELLO
DOWN DOWN DOWN اور یہ ہے یہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ ہے
تو کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے

تین دن رات جہنم میں

امریکی میں گزارے گئے تو جواب دیا کہ ممکن ہے وہیں گزارے ہوں۔ ان کی پریزینٹ
کا اگر جیو ایٹ اس قسم کے جواب دے رہا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اس وقت
یہ لوگ بڑے پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو گیا۔ خود وہی دعوت دے دی اور کیتھولکس
کے متعلق تو مجھے پتہ تھا پندرہ بیس سال سے مجھے علم ہے کہ انہوں نے
کیتھولکس کو یہ کہا ہوا ہے کہ نہ کسی احمدی سے بات کرو اور نہ کسی سے کوئی کتاب
لے کر پڑھو۔ ان سے بات ہی نہیں کرنی۔

لندن کے اخبارات پر چرچ نے بہت دباؤ ڈالا۔ پریس ریلیز سے پہلے انہوں
نے کافی لکھا تھا۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے تو اپنے

رنگین سندسے ایڈیشن

میں ایک لمبا چورس مضمون لکھ دیا اور اس میں ہمارے عقائد بھی پوری طرح بتا
دئے۔ کچھ عیسائیوں کے عقائد بھی بتا دئے۔ اہل سمجھنے والے خود ہی فیصلہ کر لیں گے
دیگر اخبارات نے بھی لکھا لیکن اس پریس ریلیز کے بعد لندن کے اخبارات نے
کچھ نہیں لکھا۔ بعض لوگوں نے اسے غصے سے بھی کیا لیکن ہمیں اس سے کیا کہ کوئی لکھتا
ہے یا نہیں ہم نے تو اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے تدبیر کرتی ہے اور
اس کے نتائج نکالنا نہ میرا نہ تیرا کسی کا کام نہیں خدا تعالیٰ بغیر ہماری تدبیر کے
بھی نتائج نکالتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا اس زمانے میں منصوبہ ہے

کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا ہم تو ثواب حاصل کرنے کے لئے
اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی غریبانہ طاقت کے مطابق کوئی کام
کر دیتے ہیں اور وہ اپنے فضل سے اسے قبول بھی کرتا ہے اور نتائج بھی
نکالتا ہے لیکن لندن کے علاوہ انگلستان کے اخباروں نے چار چار صفحے بھی
لکھے، سپلیمنٹ نکالے، مچھوٹے ٹوٹ بھی لکھے۔ نیز باہر والوں نے بھی ٹوٹ لکھے۔
وہاں انگریزوں کی ایک ایجنسی ہے جس کا کام اخبارات وغیرہ میں خبریں شائع کرنا
اور اعداد و اکتھے کرنا ہے۔ ان کی رپورٹ یہی تھی کہ اس وقت تک ریڈیو اور اخبارات
کے ذریعے

چودہ کروڑ انسانوں تک

وہ آواز پہنچ چکی ہے جو ہم پہنچانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے
اور اس میں وہ اخبار شامل نہیں ہیں جو مثلاً افریقہ میں چھپے اور جن کے ترانے
ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ تاہم یا میں عیسائیوں کے ایک اخبار نے چار صفحے کا مضمون
دیا۔ اسی طرح ساؤتھ امریکہ کے ایک اخبار میں بھی ٹوٹ شائع ہوا ہے جس کی خبر
ابھی صرف ایک شخص کو آئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا تراشہ بھی جلائے
اسی طرح جاپان کے کئی اخباروں نے ٹوٹ دئے اور ان میں خط و کتابت بھی شائع

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی عقائد کے متعلق اتنا مواد اکٹھا کرنے کے باوجود کہ یہ عقائد مسیح کی شان کے خلاف ہیں، یہ عقائد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے خلاف ہیں، یہ انسانی عقل کے خلاف ہیں، یہ بنیادی حقائق عالمین کے خلاف ہیں، آپ نے کفر مسیح کا کہیں نام بھی نہیں لیا یہیں فریگیٹ میں ہی تھا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ ڈالا کہ اس کو بالکل اہمیت نہیں دینی۔ آج کل اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے اور ہمارے بعض مضمون نگاروں نے بھی وہاں دی لیکن میری آخر میں باری تعالیٰ

میں نے یہ موقف اختیار کیا

کہ جہاں تک SHROUD OF TURIN یعنی اس کفن مسیح کا تعلق ہے جو انہوں نے ٹیورن میں رکھا ہوا ہے ہمارے نزدیک اسے کوئی اہمیت نہیں دینی چاہیئے اس لئے کہ اگر یہ محفوظ نہ رہتا اور مروجہ زمانہ اس کا دیکھ لیا تو انسان کے دماغ سے متاثر ہوتا تب بھی ان دلائل پر جو ہمارے پاس موجود ہیں کوئی اثر نہ پڑتا لیکن اصل میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اہمیت نہیں دی اور آپ کے نائب یعنی خلیفہ وقت کو بھی نہیں دینی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ لوگ اسے قبول ہی جاتے اور چودہ فٹ لمبی یہ چادر جو ہے اگر تباہ ہو جاتی تو کیا فرق پڑتا تھا ہمارے پاس

بڑے زبردست دلائل

موجود ہیں یہ معاملہ تو چرچ کوٹے کرنا چاہیئے کہ اگر یہ بناوٹ تھی تو انہوں نے اس پر ماننے والوں کے اربوں روپیے کیوں خرچ کر دوائیئے کہ جو اس کو مقدس سمجھتے ہوئے دنیا کے کونے کونے سے اس کی زیارت کرنے کے لئے آئے اور اگر یہ واقعی اصلی ہے تو ایک اور دلیل مل جائے گی اور ہمارے پاس تو ہزاروں دلائل پہلے سے موجود ہیں اس کی کوئی ایسی اہمیت نہیں۔ جب ہماری اس کانفرنس کا چرچا ہوا جو ۲۳-۲۴ جون کو کوئٹہ تھے تو اس سے پہلے چرچ کا یہ اعلان شائع ہو چکا تھا کہ ممی کے شروع میں سائنسدان کفن مسیح کا سائنسی تجزیہ کریں گے اور معلومات حاصل کریں گے تصویریں لیں گے اس کی سر معلوم کریں گے، ان کو خدا تعالیٰ کے ایک نئے قانون کا پتہ لگا ہے جس سے سر معلوم ہو جاتی ہے اور وہ تجربہ قریباً بتا دیتا کہ اس پر ساڑھے انیس سو اور ساڑھے بیس سو سال سے درمیان زمانہ گزر چکا ہے چرچ نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ حقیق ہوگی لیکن جس وقت ہماری اس

کانفرنس کا چرچا

ہوا تو اعلان ہو گیا کہ وہ غیر معتین عرصہ کے لئے منظوم کر دی گئی ہے اور تو کیا تیار تھے، سائنسدان تیار تھے۔ انہوں نے اس کے لئے انتظام کیا ہوا تھا اور پیسے خرچ کئے ہوئے تھے۔ امیکہ کی ایئر فورس کے سائنسدان بھی آرہے تھے کیونکہ ایئر فورس کے لئے بہت سی نئی ایجادات ہوئی ہیں جن کو انہوں نے یہاں آج کل کرنا تھا غرض چوٹی کے ماہرین سائنسی تحقیق کے لئے آج بے تھکا اور انہوں نے آرام سے کہہ دیا کہ وہ نہیں ہوگی ہم نے کہا ایک تو اثر ہوا، ان پر میں نے بھی

پڑھا لکھا آدمی تھا گفتگو بھی کرتا رہا اور اس رات کو یا شاید اگلی رات کو انہوں نے آدھے گھنٹے کی ۷.۷ (ٹی وی) دکھا دی۔ گویا ۷۰ ہزار ڈالر یعنی چھ لاکھ روپیہ کی اگر ہم ان کو کہتے کہ اتنی دیر دکھاؤ تو وہ کہتے کہ چھ لاکھ روپیہ کا لوٹ بٹھا بیٹھے پس

خدا نے یہ تدبیر کر دی

اور وہاں کے اخباروں نے بڑے بڑے ٹیٹے میں تو آرام آرام سے اور پیار کے ساتھ اسلامی تعلیم ان کو بتاتا ہوں اور اسلامی تعلیم میں آپ یاد رکھیں بڑا ہی حساس ہے اور بڑی ہی قوت احسان ہے۔ ان کو سمجھانا چاہیئے کہ دیکھو کس طرح قرآن کریم کی شریعت تم پر احسان کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمہاری بھلائی اور تمہاری شرافت کا اور ساری دنیا کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک لے جانے کا جو منصوبہ بنایا ہے اس کے اندر یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اتنا اثر ہوتا ہے ان پر کہ آپ احمدی بھی یہاں گھر بیٹھے اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ان سے جا کر باتیں کریں تو تب پتہ لگتا ہے ابھی میں مختصر کچھ باتیں بتاؤں گا پھر اگلے خطبوں میں جتنا وقت ملے گا بتاتا جاؤں گا۔ اس وقت میں ایک حصہ بتا رہا ہوں جس کا تعلق کانفرنس کے ساتھ ہے۔

اس کانفرنس میں سب سے آخر میں میں نے بولنا تھا اور

میرے لئے مسئلہ یہ تھا

کہ سوائے دعا کے اور میں کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اگر اس کو ایک کتاب کہیں تو کتاب کے بہت سے باب ہوتے ہیں اور مجھ سے پہلے کسی نے کسی مقرر نے ان ابواب کے عنوان کے ماتحت چھوٹے سے چھوٹے مضمون کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا تھا۔ آخر میں میری باری تھی میں نے بڑی دعا کی، بڑی دعا کی، دعا کی توفیق بھی خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ دعا یہاں سے شروع ہوئی کہ دماغ ٹھٹھاتا ہی نہیں تھا بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے۔ دماغ بند تھا کئی کئی گھنٹے لگاؤں لیکن ایک لفظ بھی نہ لکھا جائے اور نہ لکھوایا جاسکے کچھ سمجھ نہ آئے کہ کیا معاملہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا میں کروائی تھیں آخر وہ وقت بھی آیا کہ خدا تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول کر لیا چنانچہ ایک دن ایک منٹ میں خدا تعالیٰ نے دماغ کھول دیا۔ پہلے میں فریگیٹ میں قریباً بیس بائیس دن رہا تھا وہاں بھی دماغ نہیں کھل رہا تھا میں ٹوٹ لکھتا تھا لکھواتا تھا لیکن تسلی نہیں ہوتی تھی آخر جب

خدا نے عزیز و کریم کا فضل

نازل ہوا اور میں نے مضمون مسلسل لکھوا اننا شروع کر دیا اور خدا نے بڑا فضل کیا کہ وہ ایسا مضمون ہو گیا جس قسم کا میں خدا کے فضل سے امید رکھتا تھا کہ مجھے عطا ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں ایک بات خدا تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی "کفن مسیح" کے متعلق عیسائی دنیا میں بحث چل پڑی تھی۔ ویسے تو یہ دیر سے کفن دکھا رہے ہیں لیکن انیسویں صدی میں بھی انہوں نے دو تین دفعہ اس کی زیارت کروائی اور ستر ستر اسی لاکھ آدمی ہر زیارت پر وہاں گئے اور انہوں نے زیارت کی اور اخباروں میں اس کا چرچا ہوا۔ سب کچھ ہوا لیکن حضرت مسیح موعود

سویا کہ ممکن ہے کہ یہ بھی شراکت ہی کی ہو کہ ہم نہ زور دیں کہ بس ہمارے دلائل کا سارا انحصار ہی کھن شیخ پر ہے اور وہ تو ان کے ہاتھ میں ہے وہ بعد میں کہہ دیں کہ وہ تو ہے ہی FALSE اور مصنوعی اور بناوٹی چیز کسی نے عیسائیت کے ساتھ دخیل کیا ہے یہ چار تو اُس وقت کی ہے ہی نہیں اور پھر وہ سمجھیں گے کہ ہمارے سارے دلائل ختم ہو جائیں گے ہم نے کہا کہ

ہم یہ دلیل ہی نہیں لیتے

اور تھوڑے دلائل ہیں! اب میرے آنے سے چند دن پہلے مجھے امریکہ سے ایک اقتباس آیا ہے جس میں انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اکتوبر میں جبکہ کانفرنس کو کئی ماہ گذر چکے ہیں) سائنسی تحقیق ہوگی لیکن اس کی شکل یہ ہوگی کہ وہ تجربہ (کاربن ۱۴) جو معلوم کرنے کے لئے کرنا تھا وہ نہیں ہوگا اور یہاں یہ کیا ہے کہ اس کی ٹیکنیک ابھی زیادہ اعلیٰ درجے کی نہیں ہے ہم انتظار کرتے ہیں جب وہ پوری طرح DEVELOP ہو جائے گی تو پھر یہ تجربہ کریں گے۔ اس کپڑے پر حضرت شیخ کی تصویر بھی آگئی ہے۔ حضرت شیخ کے چہرے پر بھی زخم تھے آپ اپنے زمانہ کے بڑے مظلوم انسان تھے۔ آپ کے سارے جسم پر زخم لگائی پڑی تھی اور اس کی وجہ سے اس کپڑے پر آپ کے نقوش نیگٹو کی شکل میں آگئے ہیں چنانچہ اب لوگوں نے پہلی دفعہ

حضرت شیخ کی اصل شکل

دیکھی ہے۔ یونانی چرچ اور اٹلیکس چرچ نے دو مختلف شکلیں بنائی ہوئی تھیں اور وہ دونوں غلط ثابت ہوئی ہیں۔ بہر حال انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ اکتوبر میں تحقیق ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی طرف سے ان پر دباؤ پڑا ہے کہ جماعت احمدیہ اتنا شور مچا رہی ہے اور تم نے ان کو ایک اور تصویر دے دی ہے کہ تم ڈر کے مارے کہتے ہو کہ ہم نے سائنسی تحقیق نہیں کروائی۔ یہ میرا خیال ہے صحیح ہے یا غلط اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس

دوسری سائنٹیفک تحقیق

کے لئے کم و بیش پچاس سائنسدان آرہے ہیں امریکن چوٹی کے ماہرین بھی آ رہے ہیں۔ ساؤتھ امریکی جو کہ بیکہوٹو کا ہے وہاں کا ایک سائنسدان بھی انہوں نے شامل کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے شامل کر لو لیکن اصل اعلان یہ ہے کہ ٹیورن میں وہ جو تحقیق کریں گے تصویر پر لیں گے اور تجربے کریں گے اس کا نتیجہ تیس سال کے بعد بتا جائے گا تحقیق کچھ کر رہے ہو اور تیس سال کے بعد بتاؤ گے اس میں کیا حکمت ہے۔ بہر حال ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ اس طرح انہوں نے اپنی کمزوری کا اعلان کر دیا ہے اگر تمہیں دلیلی ہوتی تو تم کہتے کہ یہ بھی کر کے دیکھ لو مثلاً حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکریہ فرمایا ہے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر

میں کچھ خلیا نہیں ہے ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ نہ تو اسے کھودنا نہ کہیں یہ وہم ہو کہ اگر اسے کھودا گیا تو اندر سے کچھ اور نکل آئے گا جیسے کہ لوگ اب یہاں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ جب یوں انگلستان میں تھا تو ہندوستان میں کسی

یہ خبر چلا دی کہ وہ قبر کھودی گئی اور اندر سے گدھے کی قبر نکلی۔ یہ بات ہندوستان کے کسی اخبار میں چھپ گئی حالانکہ قبر بالکل نہیں کھودی گئی۔ پریس کانفرنس میں مجھ سے پوچھتے بھی رہے اور میں کہتا رہا ہوں کہ ضرور کھودی جائیے ہم نے وہاں ریزولیوشن بھی پاس کیا تھا اس کی تحقیق ہوئی جائیے۔ کھودنے کا مطلب نہیں ہے وہ قبر کھودی جائے بلکہ وہاں جو ہمیں قبر نظر آتی ہے وہ مصنوعی حصہ ہے اصل قبر نیچے ہے۔

یہ پرانا طریق ہے

کہ اصل قبر سے آٹھ دس فٹ اوپر ایک کرے میں اس شکل کی ایک مصنوعی قبر بنا دیتے تھے۔ یہ جو قبر ہے اس کی دیواروں پر جہاں چراغ رکھنے کے لئے جگہ بنی ہے وہ لکڑی کی صلیب ہے کسی خالق خدا میں کسی مسلمان کی قبر پر صلیب بنا کر دیا نہیں رکھا جاتا لیکن وہاں پرانی صلیب بنی ہوئی ہے اور اس پر دئے رکھے جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بیس سو سال میں کئی دفعہ مورو زمانہ سے مقبرے کی عمارت مرقم طلب ہوئی ہوگی اور مرتب ہوئی ہوں گی، اسلام سے پہلے بھی اور اسلام کے بعد بھی لیکن وہ صلیب کا نشان بتا رہا ہے کہ یہ کسی مسلمان کی قبر نہیں ہے۔

غرض یہ کانفرنس خدا کے فضل سے بڑی کامیاب رہی لیکن یہ نہیں کہ یہ کافی ہے بلکہ یہ

ہم نے ایک اور قدم آگے بڑھایا ہے

اور اس کے بعد بہت سے اور قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ جب تک دُنیا میں عیسائی موجود ہیں ان کو اسلام کی طرف لانا ان کی خیر خواہی کے لئے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں ہماری یہ جدوجہد اور یہ جہاد تو جاری رہنا چاہیے اور جاری رہے گا۔ ابھی تو یورپ میں چند ایک لوگ ہی اسلام میں داخل ہوئے ہیں ہم نے علامہ مداح کو نہیں کروایا لیکن مغربی افریقہ میں ہمارے جس قدر احمدی ہیں ان کی تعداد کو نظر رکھتے ہوئے میرا یہ اندازہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی کوششوں میں خدا نے برکت ڈالی اور ان کوششوں کے نتیجہ میں

پانچ لاکھ سے زیادہ عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں

یہ یوں ان کے بچوں وغیرہ کو شامل کر کے کہہ رہا ہوں۔ پانچ لاکھ ہائے مردمِ ادنیٰ اور یہ عیسائیت کو ہلا دینے والی بات ہے اس وجہ سے بھی وہ بڑے گھبرائے ہوئے ہیں۔

بعض بہت بڑے لکھے لوگوں سے بھی ملاقات ہوتی ہے۔ یورپ کے ایک حصہ کو یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ اسلام کی تعلیم بہت حسین ہے۔ میں جب بھی غیر ممالک کے دورہ پر جاتا ہوں ان کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اسلام جو کچھ انہیں پیش کرتا ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو ان کے پاس موجود ہے اور اس کے بغیر ہم اُن کو اسلام کی طرف متوجہ ہی نہیں کر سکتے پڑے لکھے لوگ ہیں دنیوی علوم میں سائنس میں ترقی یافتہ ہیں چنانچہ اُن تر گئے ہیں آسمان کی خبریں لاتے ہیں، مادی عیش و عشرت کے بے تحاشا سامان پیدا کر لے ہیں اس لئے جب تک ہم اُن کو اس بات کے سمجھانے میں کامیاب نہ ہو جائیں کہ اسلام جو چیز پیش کر رہا ہے وہ اس سے

ہیں چنانچہ میں نے دو چار اور باتیں ان کو بتائیں اور اس کے بعد پھر وہ سوال پوچھنے لگ گئے۔

سٹاک ہالم میں ایک صحافی پریس کانفرنس میں ذرا دیر سے آئی اور بیٹھے کہنے لگی کہ اسلام عورتوں کے متعلق کیا کہتا ہے۔ یورپ میں اسلام کے متعلق زہر پھیلا رہا ہے کہ اسلام عورت کو عزت اور احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھتا اس کے حقوق کو نہیں پہچانتا اور اس کے حقوق اسے نہیں دیتا وغیرہ۔ یہ تو اسلام کے دشمنوں کا کام ہے وہ انہوں نے کیا میں نے اُسے کہا کہ جو وہ سو سال پہلے قرآن میں ان الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ عورت ہو یا مرد جو بھی اعمال صالحہ کیا وہ اس کو

ایک جیسا ثواب

ملے گا۔ کہنے لگی مجھے تو قرآن کریم کی آیت دکھائیں۔ ہوٹل میں ہمارے کمرے کے پاس ہی پریس کانفرنس ہو رہی تھی میں نے اپنے بیڈ روم سے قرآن کریم منگوا لیا اور اُس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور اس کا ترجمہ سنایا کہ کہنے لگی مجھے اس کا ریفرنس لوٹ کر وائیں کہ کس سورت کی کونسی آیت ہے چنانچہ وہ اُس نے نوٹ کیا۔ پھر میں نے ایک اور آیت اُس کو بتائی اُسے بھی نوٹ کیا۔ پھر وہ سوال کر رہی اور میں بتاتا رہا کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ وہ جذباتی ہو رہی تھی لیکن میرے سامنے زیادہ نہیں ہوئی جب ہم وہاں سے اٹھے اور وہ کمرے سے باہر نکلے تو وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی اور ہمارے ایک ساتھی کو کہنے لگی کہ مجھے یہ بتا دو کہ

اتنی حسین تعلیم

تمہارے پاس ہے اور تم اتنی دیر کے بعد ہمارے پاس کیوں پہنچے ہو تمہیں پہنچے آنا چاہیے تھا۔

ہزاروں سے شاید ایک آدمی ہو جس کو یہ احساس پیدا ہوا ہے عیسائی کے ساتھ کام تو شروع ہو گیا۔ یہ خدا تعالیٰ نے ایک تدبیر کی ہے اب وہ اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ وہ لوگ اپنے سے نالاں ہیں ہر روز ایک حصہ اٹھاتے اور اپنی گرائیماں بیان کر دیتا ہے۔ ایک دن ہمارے سامنے کھانے کے بارے میں پروگرام آ گیا کہ آدمی بیمار ہو رہے ہیں اور مر رہے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ میرے غلط قسم کا کھانا دیا جا رہا ہے جو زہر ملا ہے اور اس کی وجہ سے اتنے عرصہ میں ۱۲ ہزار آدمی مرج چکے ہیں اور بہت نہیں کتنا بیمار ہوا ہے ہمیں اس مسئلہ میں شک کرنی چاہیئے۔ میں اُن کو بتاتا رہا ہوں اور یہ پوائنٹ بھی اُن کے سامنے لایا ہوں کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ قرآن کریم نے کھانے کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ اس پر عمل نہیں کر رہے اگر وہ

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل

کریں تو کھانے کی وجہ سے اس قسم کی بیماریاں اور اموات نہ ہوں۔ باقی جو انسان اس دنیا میں آیا ہے اُس نے بہر حال اس دنیا سے جانا ہے یہ تو تفسیر ہے کہ قیامت تک سب نے زندہ رہنا ہے لیکن تکلیفیں اٹھا کر اور بیمار ہو کر اپنی زندگی کے دن گزار کر مرنے کی وجہ یہ ہے کہ انسان قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتا۔ پھر ان قوموں میں دوسرے جھگڑے لڑائیاں اور سڑائییں وغیرہ بہت ہوتی ہیں اُن کو کشت رہا ہوں کہ عجیب بات ہے کہ مزدوروں اپنے حقوق کے حصول کے لئے

بہتر ہے جو ان کے پاس ہے اس وقت تک وہ ہماری طرف توجہ ہی نہیں کریں گے وہ بالکل تو نہیں ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تو اپنے آپ سے ہی غرض ہے اس لئے آپ اپنی باتیں کیا کریں اور ان کی باتیں کرنا چھوڑ دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی جو تفسیر انسان کے ہاتھ میں دی ہے اسے چھوڑ کر ترقی یافتہ یورپ کو یہ سمجھایا ہی نہیں جاسکتا کہ جو کچھ اُن کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے وہ اسی سے بہتر ہے جو ان کے پاس موجود ہے اس بات کے لئے اُن پر تشدید بھی کرنی پڑتی ہے مثلاً فرینکفرٹ میں بڑی دلچسپ اور بہت لمبی

دعائی تین گھنٹے کی پریس کانفرنس

ہوئی تھی۔ پہلے تو میں نے اُن کو کہا کہ کوئی سوال کرو لیکن وہ سب چپ ہو گئے پھر میں نے کہا کہ اچھا پہلے میں باتیں کرتا ہوں اور بعد میں تم سوال کرتا میں نے انہیں کہا کہ یہ MODERN CIVILIZATION (مادرن سولائزیشن) جس پر ہمیں فخر ہے اور دنیا کے دوسرے خطوں میں بسنے والے بہت سے لوگ جو تمہارے ساتھ تعلق نہیں رکھتے تمہاری نسل کرنے میں بھی فخر محسوس کرتے ہیں THIS GREAT MODERN CIVILIZATION میں مجھے بہت سی بنیادی کمزوریاں نظر آتی ہیں ان میں سے تین چار کمزوریاں ہیں نے اُن کو بتائیں۔ ایک کمزوری میں نے یہ بتائی کہ یہ سولائزیشن، تمہاری یہ تہذیب حاضر معاف کرنا نہیں جانتی۔ میں جرمنی میں بول رہا تھا انہوں نے دو جنگیں لڑی ہیں اور دونوں میں ہی ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے میں نے کہا کہ تم نے دو جنگیں لڑی ہیں پہلی کو تو میں چھوڑتا ہوں دوسری جنگ عظیم کو لے لیں اُس جنگ کے بعد تم پر بہت مساتواؤں ڈالا گیا تمہارے ملک میں چھاونیاں بنا لیں۔ تمہیں غلام بنایا تمہیں حقارت سے دیکھا۔ اس بات کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ جنگ میں تم نے یعنی جرمنوں اور ان کے ساتھیوں نے ALLIES (ایلائز) سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو زیادہ تعداد میں قتل کیا یا انہوں نے تمہارے زیادہ آدمی مارے۔ جب جنگ ہو رہی تھی تو کسی ایک نے جیتنا تھا وہ جیت گئے اور تم ہار گئے لیکن تمہیں معاف نہیں کیا گیا اور

یہ تمہاری تہذیب کی کمزوری ہے

اس کے برعکس دنیا میں یہ واقعہ بھی ہوا ہے کہ ایک شخص کو روٹھائے مرنے ۱۳ سال تک مکی زندگی میں اور پھر ہجرت کے بعد بھی ان کے پیچھے جا کر قریباً سات سال تک دکھ پہنچائے متواتر تین سال تک انتہائی قسم کے مظالم ان کے خلاف کئے گئے۔ HE HAD TO FACE THE WORST TYPE OF PERSECUTION. اور قریباً بیس سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کیا کہ آپ مکتے کی فصیلوں پر کھڑے تھے اور اہل مکہ جو بیس سال تک مظالم ڈھاتے رہے تھے ان میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ میان سے اپنی تلواریں باہر نکال سکتے اور اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے اتنی طاقت دی ہوئی تھی کہ آپ جو چاہتے ان سے سلوک کر لیتے لیکن آپ نے جو سلوک ان سے کیا وہ یہ تھا کہ

”جاؤ تم سب کو معاف کیا“

میں یہ بتا رہا ہوں کہ اس طرح ہم اسلام کی عریاں اُن لوگوں کے سامنے رکھتے

گفر لوٹا خدا کر کے

(محتوم کتاب قیمۃ مینائے صاحب نجیب آبادی)

مئے تحقیق دی ہے بھر بھر کے ۛ واہ کیا کہنے تیسرے ساغ کے
اے شیخ زمان جزاک اللہ ۛ اے کہ انائب رسول اللہ کے
مسئلہ تھا جو تشدد تحقیق ۛ رکھ دیا آپ نے وہ حل کر کے
واہوئے راز ہائے مہربانی ۛ کھل گئے جو ہر اُمید گر کے
حل کئے عقدہ ہائے لایخل ۛ باب تاریخ ہم پہ وا کر کے
زندہ اترے صلیب سے عیسیٰ ۛ گویا پھر زندہ ہو گئے مر کے
ہو گئے زخم مند مل سارے ۛ پھر گئے جب صلیب کے چر کے
کر گئے ملک شام سے ہجرت ۛ ظلم سے تنگ آ کے قیصر کے
متر کئے قلہ ہائے کوہستان ۛ پٹ کھلے درہ ہائے خیبر کے
ارض کشمیر نے قدم چومے ۛ حق تعالیٰ کے اس پیمر کے
آہیں تھی جو قوم اسرائیل ۛ عہد میں شاہ بخت نصر کے
ہوئی آبادان علاقوں میں ۛ افسر بخت گیر سے ڈر کے
ابن مریم کو تھی انہیں کی تلاش ۛ لکھے پورے ہوئے مقدر کے
پاکے چرواہا گمشدہ بھڑوں ۛ شکر اللہ کا ادا کر کے
امر تبلیغ میں ہوا مصروف ۛ فضل سے پھر خدائے برتر کے
اہل کشمیر کو پلاتا رہا ۛ زندگی بخش جام بھر بھر کے
علم تحقیق سے یہ ثابت ہے ۛ دفن کشمیر میں ہوا مر کے
ہوئی کسر صلیب لسنڈن میں ۛ پاپ کی ناؤ ڈوبی ہے بھر کے
ریزہ ریزہ ہوا نشان صلیب ۛ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہیں آندھ کے
عقل دانشوران مغرب کی ۛ گھوم کر گرد اپنے مجاہد کے
مرکز فہم پر ہوئی مرکوز ۛ مطمئن دل ہوئے ہیں اکثر کے
کیوں نہ ہو ختم اب سمیت ۛ جب نوشہے ہیں یہ مقدر کے
کیا پلائے ہیں اے مثیل ملیح ۛ جام بھر بھر کے آب کوثر کے
کہ دیا پھر چسپاں حق روشن ۛ تیز جھونکوں میں بادِ صرصر کے
قرعہ عیسیٰ پہ شمع روشن کی ۛ قصر دُجال مُہندم کر کے
قلعہ شرک گر پڑا صد شکر ۛ گفر لوٹا خدا خدا کر کے

سڑا ایک کرتا ہے لیکن اس مزدور کو یہ پتہ نہیں کہ اس کے حقوق ہیں کیا جن کو
وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ ہمیں اسلام بتاتا ہے۔ اس طرح بات چھڑتی ہے۔
پھر ان کو بتاتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ اچھا! یہ حقوق ہیں رہیں نے امریکہ میں ایک
جگہ ان کو کہہ دیا کہ دیکھو تمہیں سے کوئی شخص یہ جرأت نہیں کرے گا کہ وہ یہ کہے
کہ اسلام کی یہ تعلیم غلط ہے اور ہمارا دماغ اسے قبول نہیں کرتا رہیں نے پہلے
ان کو کہہ دیا اور پھر میں نے کہا کہ اب میں تعلیم بتاتا ہوں اور سب نے

اسلامی تعلیم کی عظمت

کو تسلیم کیا۔

پس امن لوگوں کے دل میں ایک احساس پیدا ہوا ہے اور میرے دل میں
اس کے ردِ عمل کے طور پر یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ بڑی اہم ذمہ داری ہے
جو ہم پر ڈالی گئی ہے، بڑے کٹھن مراحل ہیں جن میں سے ہمیں گزرنا ہے۔ پس
تم آرام طلب زندگیوں نہ گزارو۔ ساری دنیا کی ہدایت کی ذمہ داری جماعتِ حق
کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اس کے لئے جو کچھ کر سکتے ہو وہ کرو۔ سارا کچھ
نہیں کر سکتے، یہ میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں، لیکن جو کچھ کر سکتے
ہو وہ تو کرو۔ خدا نے یہ کہا ہے کہ جو کچھ کر سکتے ہو وہ کرو اور اگر وہ اس
چیز کا

ایک کروڑ وال حصہ

ہوا جو مطلوب نتائج پیدا کرنے کے لئے ہونا چاہیئے تو باقی سارا کچھ نہیں کروں گا
اور اس سارے کا ثواب تمہیں دے دوں گا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے
تو کوئی ثواب نہیں مقرر کیا ہوا وہ تو قیامت اور خالقِ کل ہے، ہر چیز
اُس کی ملکیت ہے اُس نے کسی سے کیا لینا ہے وہ تو بڑی عظمت اور جلال
والا ہے کہ وہ اور ثواب آپ کو دے دے گا اور یہ کھانے کا سودا
تو نہیں ہے۔

غرض میرے دل میں یہ ردِ عمل پیدا ہوتا ہے اور اپنی کمزوریوں اور
کوٹاہیوں کو دیکھ کر بڑی گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔

دعائیں کرو

کہ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ساری
دنیا کے لئے دعائیں کرو۔ یہ لمبا مضمون ہے میں انشاء اللہ اگلے خطبہ میں یا
اس سے اگلے کسی خطبہ میں جب موقع ملا اسے بیان کروں گا لیکن اس وقت مختراً
یہ کہوں گا کہ ساری دنیا کے لئے دعائیں کرو، ہر ملک کے لئے دعائیں کرو اور
اپنے ملک کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے
استحکام کے سامان پیدا کرے اور یہاں کے لوگ آپس میں اخوت
اور بھائی چارے کے ماحول میں زندگی گزارنے والے ہوں اور جو

حسین معاشرہ

اسلام دنیا میں پیدا کرنا چاہتا ہے جہاں وہ یورپ میں دوسرے
ممالک میں پیدا ہو گا وہاں ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو۔ خدا کرے کہ
ایسا ہی ہو۔

۱۹۶۸ء کا دورہ برطانیہ ویورپ ————— جون ۱۹۶۸ء کی بعض یادگار تصاویر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کے اعزاز میں برطانوی دارالعوام میں استقبال تقریب



حضور ایدہ اللہ اپنے میزبان برطانوی دارالعوام کے لیبرکن مسٹر ٹام کاکس (تصویر کے دائیں جانب برسرے پر) کے ہمراہ پارلیمنٹ کی عمارت میں داخل ہو رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور برطانوی دارالعوام کی عمارت کے سامنے اپنے میزبان مسٹر ٹام کاکس کے ہمراہ کھڑے ہیں حضور کے دائیں جانب محرم بی۔ اے رفیق صاحب امام مسجد لندن ہیں



مسٹر موٹل (MR. MOTTL) ایک کیشن آفیسر سنسکو کا حضور سے تعارف کرایا جا رہا ہے



استقبال تقریب میں ایک معزز مہمان حضور سے مصافحہ کر رہے ہیں

اِنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے پایاں اور غیر متروک تائید و نصرت کا درخشندہ نشان

غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کے طرف سے ۱۹۷۱ء کے دوران تعمیر ہونے والے چار عالیشان مساجد



Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ مانسو۔ انکور انزا (برونگے) آہوف۔ غانا

مسجد احمدیہ ٹیچے مانے (برونگے) آہوف۔ غانا



مسجد احمدیہ ایسے ام (سنٹرل) ریجن۔ غانا

مسجد احمدیہ ایڈو کروم (سنٹرل) ریجن۔ غانا

نوٹ: مسجد احمدیہ ٹیچے مان (برونگے) آہوف۔ غانا میں سامنے کی دیوار پر جو کتبہ نظر آ رہا ہے اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمۃ اللہ علیہ) نے ۱۹۷۱ء میں اپنے دورہ مغربی افریقہ کے وقت اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا مسجد کی عمارت ۱۹۷۱ء تک مکمل ہوئی ہے۔

ہوا ظہورِ امام مہدیؑ

(محترم جناب قیصر مینا صاحب نجیب آبادی)

لے نشانِ مسدیت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ بہ شانِ اعجازِ عیسویت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 برس رہی ہے خدا کی رحمت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ ترس رہی تھی نبیؐ کی اُمت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 ہوئی ہے قائمِ دلیل و حجت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ کہ چاند سورج نے دی شہادت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 ستارہ دُمدار بھی فلک پر نکل کے لوہے گیا گواہیؑ نبیؐ اکرمؐ کی ہے کرامت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 گھٹائیں ظلمت کی چھا رہی تھیں ہوائیں بدعت کی چل رہی تھیںؑ کیا خدا نے نزولِ رحمت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 نزولِ عیسیٰؑ ظہورِ مہدیؑ ظہورِ مہدیؑ نزولِ عیسیٰؑ نزولِ عیسیٰؑ ہی درحقیقت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 ہنود، عیسائی اور مسلمان رہیں نہ اب منتظر کسی کےؑ کرشن فطرتِ مسیح سیرت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 حقیقی مہدیؑ تو مصطفیٰؐ ہیں جو ساری قوموں کے رہنا ہیںؑ برنگِ تجلیدِ مہدویت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 رسولِ اکرمؐ کے ظِلِ کامل، شریعتِ مصطفیٰؐ کے حاملؑ بہ عکسِ اُنیسۃؑ نبوت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 لو چھٹ گیا آج اُبرِ ظلمت بکھر گیا جلوہٴ ہدایتؑ نکھر گیا منصبِ امامت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 ضمیرِ خوابیدہ جاگ اُٹھا ہے وہ فوجِ اُمیں بھاگ اُٹھی ہےؑ پکار کر کہہ رہی ہے نصرت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 جو غارِ دل پر پڑا ہوا تھا عقولِ انساں تھیں جس میں پنہاںؑ وہ اُٹھ چکا ہے حرمِ غیبت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 شراب خانہ کھلا ہوا ہے شرابِ عرفان بٹ رہی ہےؑ رہوں میں کیوں تشنہٴ ہدایت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 طلوعِ مغرب میں ہو کے سورج چمک چمک کر یہ کہہ رہا ہےؑ کہ روزِ روشن ہوئی صداقت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ
 ہمالہ پرست کی چوٹیوں تم گواہ رہنا برویزِ عشر
 کہ قیصر نے دی ہمیں بشارت ہوا ظہورِ امام مہدیؑ

صورِ محمّدیؐ

(مکرم محمد صدیق صاحب امتیاز سے سابقہ مبدلہ مغرب سے افقیقا)

کبھی نہ بدلے گا عزمِ اپنا اگرچہ دُنیا بدل رہی ہےؑ ہم اپنی راہوں پہ چل رہے ہیں وہ اپنی راہوں پہ چل رہی ہے
 اے سونے والو! اٹھو کہ صورِ محمدیؐ پھونکا جا رہا ہےؑ یہ تیرگی شب کی عنقریب اب سحر کے سانچوں میں ڈھل رہی ہے
 یہ دورِ اب عنقریبِ اسلام کے تمدن کا دور ہو گاؑ نئے تقاضوں سے ہو کے مجبورِ طبعِ انساں بدل رہی ہے
 یہ شمعِ نورِ محمدیؐ ہے نہ بجھ سکی ہے نہ بجھ سکے گیؑ چلیں ہوائیں بھی آندھیاں بھی مگر مسلسل یہ چل رہی ہے
 جو مجھ سے پوچھو تو کہیں بتا دوں ہے کیوں سہانی یہ چاندنی شبؑ کسی کے رُخ کے حسین گوشوں کا عکس لے کر نکل رہی ہے
 چمن چمن نگہتوں کی مستی کلی کلی مائلِ تبسمؑ وہ خود ادھر آ رہے ہیں شامِ گلوں کی رنگت بدل رہی ہے
 قدم قدم پر بجا رہی ہے مجھے بھٹکنے سے کوئی ہستیؑ یہ زندگی میری معجزہ ہے بہک بہک کر سنبھل رہی ہے
 کسی کو آساں نہیں مٹانا کہ یہ جہاں بے خدا نہیں ہےؑ نہ جانے کل کیا ہو آج بیشک ہوا تمہاری ہی چل رہی ہے
 عجب نہیں ہے زمین ہماری یہ خوں اگلنے لگے کسی دن
 کہ عقلِ مغرب کے سر پھروں کی عجیب راہوں پہ چل رہی ہے

سفیر امن

(مکرمہ دالکر صحت صاحب قدس (الہی)

ویار غیر کو اپنا بنا کے آیا ہے
خلوص و پیار کی تعمیر بنا کے آیا ہے
غموں کی دھوپ میں وہ سائبانِ محبت کا
وہ مسکراتا ہوا مسکرا کے آیا ہے

غلامِ سرور کو نہیں سوئے یورپ سے
عظیم فتح کی لے کر نوید آیا ہے
درِ رسولؐ پہ بھڑمٹ سیدِ رحوں کا
قتیلِ درد کو پیغامِ عید آیا ہے

فضائے دل میں وہ اُترا تو یوں لگا جیسے
چمکتا چاند، مہکتا گلاب آیا ہے
وہ آگیا تو بہاریں بھی کوٹ آئی ہیں
وہ آگیا تو چمن پہ شباب آیا ہے

دلوں کو تین محبت سے جیتنے والا
مزاجِ کفر کی کتیں بدل کے آیا ہے
سکون و امن و محبت کا ایک شہزادہ
وفا و مہر کے قدموں سے چل کے آیا ہے

سمندروں سے بھی بڑھ کر ہے ظن کا مالک
ہمارے عزم و ستارِ چناب آیا ہے
سلام کرتا ہے اس کو فقیرِ تہی بھی
سفیرِ امنی، کہ جو کامیاب آیا ہے :

”رسیدِ مژدہ کہ ایامِ نوبہار آمد“

(مکرمہ چوہدری شہتیر احمد صاحبہ (ریح)

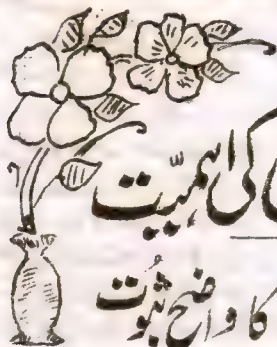
رہا ہے ملتِ بیضا پہ ایک دورِ غزال
روشن روشِ چمن میں تھا شورِ آہ و فغاں
غریبِ انصیب کہ وہ دِلگدازِ دورِ الم
بہارِ نوسے ہے بدلا بغضِ شاہِ اُمم
زمین کے گوشہ گمنام سے ہوا جو عیاں
مہکے رہے اسی پھول سے یہ سارا جہاں
کشاں کشاں چلے آئے ہیں اسود و احمر
خدا کی حمد کے نغمے ہیں ان کے ہونٹوں پر
یہ وہ نفوس ہیں جو ایک سے ہزار ہوئے
جو رفتہ رفتہ ہزاروں سے پیشاں ہوئے

بنام مہدی آقائے نامدار آمد
”رسیدِ مژدہ کہ ایامِ نوبہار آمد“

کسرِ صلیب کا نفرنسِ پر

(مکرمہ میجر منظور احمد صاحبہ (ریٹائرڈ) ساہیوالہ)

کچھ اس انداز سے وہ باندھ کر عزمِ سفر نکلے
ردائے شب ہٹا کر جس طرح نورِ سحر نکلے
کسی کی بارگاہِ ناز سے باچشمِ تر نکلے
مگر چوگانِ ہستی میں باندازِ در نکلے
سنا تشلیٹ والوں کی ہمدانی کے دعووں کو
تو معنیِ مختصر نکلے دلائلِ خام تر نکلے
صلیبی پیرہن نے راز کتنے کر دیئے افشاں
زمانے کو یہ بتلانے مرے اہل نظر نکلے
نشانیِ رُودادِ اہل عشق کے کچھ رہ گئے باقی
گھٹن پر داغائے خونِ دلِ خونِ جگر نکلے
”ہمارا نرم رُوقاصدِ پرِ پامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بکلیاں وہ بجز نکلے“



غلبہ اسلاوکی اسمانی مہم میں

بین الاقوامی کسٹم صلیب کا نفس متعہ لندن کی اہمیت
مخلوق پرستی کی مہکل کو کچلنے والی ضرب کا ری پر حیرچ کی سرانگی کا واضح ثبوت

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظم اصلاح و ارشاد

معلوم ہوتا ہے کہ مبارک احمد صاحب انٹرنیشنل فائبرسٹریکچر اور اصلاح و ارشاد انڈسٹریز کمپنی کے بانی ہیں جنہیں محنت احمدیہ کے ذریعہ تمام ۱۷ سے ۲۷ جون ۱۹۷۸ء تک لندن میں منعقد ہونے والی اسلامی اقتصادی محفل میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد اور اس کے دور رس اثرات کی وجہ سے کلب کے ممبروں کی کاجو عالمی ادارہ برائے آب و ہوا کے مینیجر شہزادہ حسین نے اپنے ہی مضمون میں جو کہ کاجو کے بارے میں ایک نیا دور بخشنا والا کہلائے اسلام کی آسمانی جہم میں اس تاریخی کانفرنس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ مضمون قارئین کرام کے لئے خاص دلچسپی کا موجب ہوگا۔ (ادارہ)

سے سچا لیا تھا اور ایسے اعتقاد کر کے کہ وہ
واقعہ حلیب کے بعد مختلف علاقوں سے ہوئے
ہوئے بالآخر تھکے مر چلے آئے اور پھر اسرائیل
کے گم شدہ قبائل میں جو ان علاقوں میں
آباد تھے آسمانی بادشاہت کی مادی حرکت
ہوئے بالآخر ۱۲۰۰ مسک کی عمر میں طبیعت
سے وفات پائی۔ اور سرسبز کے محلہ غیار
میں مدفون ہیں۔

تکلیف ہے اختلاف ابتداء میں ایسا اختلاف
گوارا کیا گیا۔ گویا جس کا کوئی بھی ثبوت موجود
ہو۔ لیکن جب خدا کے برگزیدہ مامور حضرت
مسیح جو علیہ السلام اور آپ کی جامعیت
نے اس کو بار بار اور مختلف ذرائع اطلاع
کے ذریعہ دلائل و شواہد کی روشنی میں دنیا
کے سامنے پیش کیا۔ اور اس حقیقت کو
واضح کیا۔ کہ اس اختلاف کے نتیجہ میں اس
کا تیسرا دی اظہار ہوتا ہے۔ تو نہ صرف یہی
دنیا نے اسے محسوس کرنا شروع کیا۔ بلکہ دیگر
مشکوکین اور متعینین نے بھی اس کی طرف توجہ
دی اور اپنے اپنے انداز میں اس کے متعلق
تحقیق شروع کر دی۔

اہمیت سے اس بحث کو محض آثار
 قدیمہ کی تحقیق تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ
 انہی علم اور اعلیٰ تصرف سے فیضیت کے
 البال کے لئے ایک غلیظ رویہ کے طور پر
 اسے اختیار کیا۔ اور اس کے ثبوت میں شہادت
 اور حقائق کا ایک انبار ڈالا۔ بلکہ خود ہی
 دیا کہ اس قدر کہ احساس ہوا اور اسے
 اس طرف توجہ کو اپڑی۔ چنانچہ مشہور مصنف
 مناد ڈاکٹر دوینے لکھا کہ اگر مولا علیؑ
 کو حضرت علیؑ میں عیسائیوں کی تفسیر غلط ثابت
 ہو جائے تو ساری عیسائیت ہی مائل ہو کر

کی گنجائش ہے۔ یہ تیرہ تھنک اور توپ و تلوار کا تیس بلکہ روحانی حملہ ہے جو قلب و دماغ پر کیا جاتا ہے۔ اور جسے آپ شہادت سے محسوس کیا جانے لگا ہے۔ اور یہ کہ اسلام کا صحیح پیرو روحانی ہے۔ بلکہ پہلے سے بھی فرقہ کرا اور فخرناک صورت میں قائم ہے۔ اور یہ کہ آپ کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے۔ وہ روحانی ہے اور دلوں پر ہے، ظاہری حملہ نہیں۔ کی عیسائیت میں آنحضرت روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

یہ پیشگوئی تھی اور پھر وہ سو برس
قبل کی پیشگوئی جس کا اعلان اللہ تعالیٰ
نے اپنے محبوب و مقبول رسول صلیب اللہ
علیہ وسلم سے کروایا تھا کہ یہ مسیح موعود کا
جب نمود ہوگا تو وہ عیسیٰ مذہب کو
دلائل و براہین سے پسپا کر دے گا۔ اور
صلیب کو ٹوٹے ٹکڑے کر کے "یکسٹریکٹ
کیٹینگی" کو پورا کر دکھائے گا۔ دیتا ہے
ہر مقام سے قیود اور محمد رسول اللہ صلیب
علیہ وسلم کی رسالت کا نفور بلند ہوگا۔ یہ
حقیقت ہے کہ غلبہ اسلام کی جو عظیم جہم
فدا کے بزرگ و بزرگ مامور حضرت مسیح موعود و
الصلاۃ والسلام کے ذریعہ شروع ہوئی
اس کا ادھر صلیب یعنی عیسیٰ کے
ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا آپس میں جھگڑا
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ
خاص معرفت اور ولایت کی بناء پر حضرت مسیح
موعود علیہ السلام موت سے بچنے لگے گئے
تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی خاص تدبیر
و تقدیر کو جاری کر کے اسے لغت موت

آچکا ہے۔ اور وہ آقا جانے
پورے کمال کے ساتھ بڑھ چکا
جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔
(فتح اسلام)

اور پھر فرمایا۔
 آج کل قسم بخدا اب کے لوگ
 خوش ہیں میں میں غیب میں
 کہ اب سارا دنیا میں غیب
 عیسوی صلیا جانے لگا۔ یہو کہتے
 ہیں کہ ساری دنیا میں یہو کا
 غیب صلیا جانے لگا۔ اور لوریہ
 کہتے ہیں کہ تمہارا مذہب اب پڑ
 غالب آجائے گا۔ مگر یہ سب
 جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان
 میں سے کسی کے ساتھ نہیں۔
 اب دنیا میں اسلام کا مذہب
 چیلنے لگا۔ اور باقی تمام مذہب
 اس کے آگے ذلیل اور حقیر
 ہو جائیں گے۔

۳۲ دفعہ غلات جلد ۱ (۱۳۸۸ء)

اللہ تعالیٰ کی شہینہ کے لیے بھی
بھی نہیں گزری کہ انسان کے
تج و کامرانی کے آثار نمایاں طور
پر نظر آتے ہیں اور ہماری
دن دھیمی بات ہے۔ جسے ہر ایک
اور محسوس کر رہا ہے کہ کسبِ فائدہ
و منافع میں جو اسلام پر غلبہ
کے خواب دیکھ رہی تھی وہیں
ہمیں اور اس کے غلبہ اور ہر کسی کے
اپنی حالت کو کھلم کھاتا سمجھ کر
دور سے دیکھنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ

ایک صدی قبل کی بات ہے کہ اسلام پر مختلف مذاہب کی طرف سے جو جہاد ہو رہا تھا جسے دوسرے جتے یا انھوں نے اسلام کے خلاف عیسائیت کی بنیاد پر زبردستی اور سختی خطن کا قسمی کہ تو مسلمان اس درجہ تیرا نہ پریشان تھے کہ ان پر بالوسی طاری تھی۔ بڑے بڑے عیسائی مآب اور عالمگیر شہرت کے پادری یہ کہتے تہ تھکتے تھے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو عرب کی فضا میں سانس لے ہی نہیں سکتا۔ اور دوسری طرف عالم اسلام کے ہر اک پر عیسائیت کا بھیہر جو حملہ آفرین شہید تھا کہ دینائے عیسائیت کے مفکر ڈبے کی چوٹ یہ اعلان کر دے تھے کہ اب وہ دن قریب میں کہ عیسائیت کی روز آخروں ترقی کا علم صرت تیراں و بغداد میں نہیں لہرے گا۔ بلکہ مصر میں خاندانہ کعبہ پر بھی عیسائیت اور مسیح کی خدا کی بجنڈا ابدار ہو گا۔ اور دینے اسلام بھی مسیح کے اپنا نبی تسلیم کر کے اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے کفارہ پر ایمان لانا ضروری سمجھے گی۔

ان آیات کی بات ہے کہ حضرت رسول
مقبول علیہ السلام کی حیثیت نبی کے بموجب
صنوبر کے عظیم روحانی قرۃ حضرت مرزا غلام
قادیانی نے قادیان کی ایک مجلس اور دور افتادہ
لیسٹہ سے مامورین اللہ اور مسیح مہود و ہدی
مہود ہوئے لگا کر لے لیا اور قلیلہ اسلام
کی تعلیم جو ہم کا آغاز کرنے کے بعد اسلام کی
فتح اور علیہ کی منادی کرتے ہوئے بننے کی
چوٹ نہ ملان فرمایا۔

”سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام
کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی
کا دل آئے گا جو سب کو قہراً

ہے۔ (الستر العجیب فی فخر الصلیب)
 تبلیہ اسلام کی آسمانی جہم کے سلسلہ میں اس اشاعت کا اعلان اور اس سے تعلق رکھنے والے امور کی تبلیغ کا سلسلہ لفضل خدا کا مہابی سے جاری ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک عمل طوریہ صلیب کا ثبوت جانا عیسائی دنیا تسلیم نہیں کر لیتا۔ اور غلو قریبی کی خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ کے خاص نصرت اور تقریر سے یہ کام فرستے کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے خبر یا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

اور یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود سے ساتھ آئے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گزریں ہیں جو صلیب کو توڑنے اور غلو قریبی کی بجلی کو کھینچنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ جب فرشتوں کی قومیں آسمان سے اترتی اور یورپ و امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔

(فتح اسلام)
 خدا تعالیٰ کی حمد کے گرت گاتے کو دلی جانتا ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان فرشتوں کو دیکھا جو ان کے ہاتھوں میں وہ گزریں تھیں جو صلیب کو توڑنے کے لئے مشرق سے مغرب سے جو یہ سے شمالی سے لکھنؤ کی گیسو صلیب کا نفوس میں جو چون مشرق سے پہنچتے تھے منقہ ہوئی جمع ہو گئے تھے۔
 لکھنؤ ایک عظیم شہری نہیں بلکہ دنیا کے عیسائیت کا ایک بہت بڑا مرکز اور وہی قدیم عیسائیت کی تخت گاہ بھی ہے۔ عیسائیت کے اس عظیم مرکز میں کھسک صلیب کا نفوس کا اتحاد ایک معجزہ سے کم نہیں۔ عیسائیت کے بنیادی عقیدہ پر دلائل و براہین کی گواہی سے علماء ائمہ ہونا وہی عیسائیت کے مرکز میں جا کر کویا عیسائیت کی خبر دے کہ حاکم کا تھا۔ حال آج سے ہزار سال قبل اس بات کا ذکر کرنا اور اہل دین کو اور کھٹ کر حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرسے تھے۔ بلکہ صلیب سے زندہ اتر آئے تھے۔ حکومت انگلستان کی طبعی نازک پر گراں گزرتا تھا۔ اور دلوں کے مایوسوں کے لئے

یہ بات ناقابلِ برداشت سمجھی جاتی تھی۔ تاہم آت لکھنؤ مظاہرہ کا اس بات پر گواہ ہے۔ اور حضرت قاضی محمد صاحب نے اسے اپنی جہانِ دولت وصال جہالت احمدیہ کی طرف سے بطور تبلیغ اسلام مقیم تھے اس کے راوی ہیں کہ ایک شخص نے کتاب شائع کی اور اس میں یہ بات لکھ دی کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرسے تھے۔ بلکہ زندہ اتر آئے تھے۔ تو حکومت نے اس پر دلوں کی ایک حالت میں غور کیا۔ اگرچہ عدالت نے آزادیِ فکر کے اصول کو اپناتے ہوئے اس مقدمہ کو خارج کر دیا۔ لیکن عوام اور حکومت کے سرکردہ حضرات کی طبعی نازک پر یہ بات اس وقت گراں تھی کہ کیا تھا جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرسے تھے بلکہ زندہ اتر آئے تھے۔ مادہ آج اس ملک کے دارالحکومت میں محافظ حکومت کا تخت لگا رہے۔ بن الاقوامی شہریت کے بل اور آزادیِ فکر میں جو کامل وسیع اسی ٹیوٹ کے نام سے مشہور و معروف ہے اور جس میں بن الاقوامی اہمیت کی بڑھاپی کا نفوس منقہ ہوتی ہیں۔ اس معنوں پر عالمی نوعیت کہ کا نفوس جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام منقہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں بن الاقوامی قانون کے ماہرین، رشتہ دار مذہبی مفکر اور آثارِ قدیمہ اور علم تاریخ کے بڑے بڑے مکار جن میں انگریزی شامل ہیں۔ ہندوستانی بھی شامل ہیں پاکستان بھی شامل اور یوں نغز اور دشمنانِ وقیرہ کی مشہور شخصیتیں شامل ہو جائیں مقابله اور محققانہ معائنہ پڑتے ہیں اور دیکھنے کی جوت یہ کہنے لگتے رہتے ہیں کہ تاریخی حقائق اور آثارِ قدیمہ کے شواہد اور دیگر آثار سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر زندہ اتر آئے تھے۔ اور صلیب پر تھوڑے وقت نہیں ہوئے تھے۔ اور صلیب واقعہ کے بعد وہ مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے کھسک رہے تھے۔ اور دلوں کو ہوتے ہوئے اور ان کی قبر صورت نگاہ میں

ہیں۔
 ایسی تقریقات کے نتیجہ میں کہ قدرِ انعامِ عظیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور جماعت احمدیہ کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں فرشتوں کی تائید و نصرت سے وقوع پذیر ہوا۔ کہ

انگلستان کے اس خبر اور عیسائیت کے مرکز میں جہاں اس بات کے بیان کرنے پر قانونی گرفت کئے گئے حکومت نے تیار تھی۔ آج کے ہندو بہت بڑا محنت میں جو بین الاقوامی نوعیت کی مارل تھی یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرسے۔ وہ زندہ اتر آئے تھے۔ وہ طبعی موت سے فوت ہوئے کہ سرنگھن مدون ہیں۔ اور اس طرح عیسائیت کے بنیادی عقیدہ پر ایک مرتب کاوی لگائی جاتی ہے جن پر اسی بات کا احترام خود لکھنؤ کے اخبار کیتھولک بیرلڈ نے عرصہ درجعت میں کیا۔ اور

عیسائیت کے خلاف اجماعوں کے تبلیغی جہاد کا ایک بنیادی حربہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اترنے کی وہم سے مسیحی موت سے محفوظ رہا تھا۔ پھر وہ بنی اسرائیل کے گوشہ قبیلہ کو کش میں کشیدہ چلا گیا۔ اجماعوں کا یہ جوہر ہے کہ مسیح کا مقبرہ کھتر کے قبر سرنگھن میں آج بھی موجود ہے۔ اور دلوں کو اس کی زیارت کی جاسکتی ہے۔ دلوں کے لوگ بنی اسرائیل کے ایک یا کئی قبیلوں کی اولاد اور نسل ہیں۔

یہ اعتراف اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن دلائل و براہین اور تاریخی حقائق کو حضرت مسیح ہماری کے صلیب کے لٹقی موت سے بچ جاتے اور صلیب سے زندہ اتر آئے اور عیسائیت کے بنیادی عقیدہ کو اس طرح سے باطل کرنے کا جو حربہ اختیار کیا وہ بڑی توفیق اور جہالت کے ساتھ صحیح مقام اور متعلقہ لوگوں تک پہنچا دیا گیا۔ اور لکھنؤ کی کھسک صلیب کا نفوس مشرق پرستی اور عیسائی کے ہاتھوں کو کھینچنے میں بڑا اور اہم اقدام تھا۔ جو جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام کیا گیا۔

لکھنؤ میں کھسک صلیب کی کا نفوس کے اتحاد کے نتیجہ میں عیسائی دنیا سے میں گھبراہٹ کا ظہار کیا۔ اور جس پریشان حال انہیں ساحل کا چانچا وہ خود اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ یہ کا نفوس عیسائیت کی بنیادی ایک مرتب کاری کا کم نہ تھی اور

اسلام کی حمایت اور قرآن کی صداقت کا ایک عظیم کارنامہ تھی۔ جس میں اس کے بے معنی اور گھبراہٹ کا ثبوت تو اس بات سے مل جاتا ہے کہ انگلستان کے چرچ اور دیگر متعلقہ اداروں نے متعلقہ طور پر انگلستان میں عیسائی مذہب کے آزاد پریس پر اس قدر دباؤ ڈالا کہ اگرچہ کا نفوس کے اعتماد سے بے دلوں کے اخبارات کا نفوس کے متعلق ضروری خبریں اور اس کے اختلافات کے حقوق اور جماعت احمدیہ کے نظریہ اور اس کے اثبات کے سلسلہ میں ضروری مواد شائع کرتے رہے تھے۔ لیکن دوران کا نفوس پر پریس نے غالباً ناہنجار سہ کا نفوس کی مدد نہ کی کارروائی کر کے سے اجڑا دیا۔ اور صحیح ذرائع ابلاغ سے بھی غالباً انہوں نے کا نفوس کو عیسائیت کے حق میں غلطی کی کھنٹی کھنچا۔ اور اس موت دباؤ کے بغیر متعلقہ کے اخبارات سے متعلق ملنے کے اخبارات پر لکھنے اور ٹیلیگراف کے اخبارات سے خصوصی صفحات میں اس کا نفوس کے بارہ میں بہت کچھ شائع بھی کیا۔ لیکن دوسرے ملکوں میں اس کا نفوس کے بارہ میں بہت کچھ لکھا گیا۔ اور شائع کیا گیا۔ خود بھارت میں شیکر ف نے خدمتِ پرچہ میں اپنے نام نگار مصنف کا ایک مفصل مضمون بھی شائع کیا جو اس نے سرنگھن خود جا کر عیاں میں واقع قبر کے کائنات معلوم کر کے یہ مضمون مرتب کیا تھا۔ دلی جو اس قوم کا قاصد ہے۔ اس کے بھی جھلکیاں اس مضمون میں نظر آتی ہیں۔ مگر اس حقیقت کا اظہار بھی کیا جیسے جماعت احمدیہ گزشتہ ڈس سال سے کر رہی ہے۔

چرچ کے دباؤ کے نتیجہ میں بڑے بڑے اخبارات کا بااعتماد باکلاٹ ایک آزاد پریس کی روایات کے اگرچہ خوف تھا۔ مگر اس حقیقت کا واضح ثابت طور پر اعلان تھا کہ جماعت احمدیہ کے اس زبردست علمی اور روحانی اور تاریخی حقائق پر مشتمل حملہ سے عیسائیت اور اس کے علمبردار تفرقہ ہو گئے۔ اور اس بات کو عیسوس کر کے کہ ان کے علوم پر عیسائیت کی کردار اور کھنچنے میں کا جو آخر اس کا نفوس کے نتیجہ میں پیدا ہونے لگا ہے۔ اس کے آزادانہ کے لئے اخبارات میں کا نفوس کی تردید کی اشاعت روکنے کے علاوہ انہوں نے متاخرہ کی دعوت دی اور کہا کہ اس امر کے متعلق جماعت احمدیہ کے نام نہاد اور عیسائی کا ٹیڈیوں کے مابین تبادلہ خیالات ہونا چاہیے۔ اصل مقصد یہ تھا کہ اس طریق

بھوم نوع انسانی تو دیکھو!

(مکرم ارشاد احمد صاحب خلیب ایم اے)

کچھنی آتی ہیں سب اقوام عالم

کسی کا جذب روحانی تو دیکھو

ہے شدید اجس پر اب سارا زمانہ

ذرا وہ حسین لاثانی تو دیکھو

خیال ہے اس سے اس جیسے کی عظمت

بھوم نوع انسانی تو دیکھو

یہ سب احوال کے سیکر ہیں ان میں

دش و صدق سلمانی تو دیکھو

وفا نایاب ہے دنیا سے لیسی

یہاں اس کی فراوانی تو دیکھو

گہا پھر اس نے اگر قسم یادتی

مسیح کی آمد ثانی تو دیکھو

قطعت

(محرم جناب سید احمد صاحب امجد لاہوری)

میں اندھا ہوں مجھے بیستانی دے دے

مرے نظام کے کو پہنائی دے دے

مرے پیکر میں رعنائی نہیں بے

مرے کردار کو رعنائی دے دے

انھو سونے والو پوچھی ہے

حضور دہشت کی رنگیں گھڑی ہے

فراخ زندگانی محقق ہے

کہ مرگ ناگہاں سر پر گھڑی ہے

بشارت چمن نہیں سکتی ہے اس سے

جو مومن بے شرم ہاں ہے نور سند

خزانی میں بھی دل اس کا ہے شکستہ

نہیں وہ موسم لالہ کا یا بستہ

alive and
commencing again

ان پر مشرک پر

بار بار استمال سے یہ بات صاف میاں

حق کو کافرئش کی کارروائی کے

بد کا قعرئش میں پڑے جسے داسے

علی تاریخی اور حقیقتہ مقالوں سے

جو خود یہ ہیں لکھ لڑتے پڑے

تھے چرخ اور چرخ سے عیدت لکھنے

وایے میں پیشانی جو لکھے ہیں۔ اور

اپنی قوم کے مردال کو بند کرنے کے

لئے ان پر مشرک کی اشاعت ضروری

کچھنی گئی تھی۔

حق حقیقت کب تک چھپی رہے گی

مخوف پرستی اور جیسے پرستی پر آخری

مغرب لگ چکی ہے۔ یہ کاری مغرب

اس وقت تک چھپی چلی جائے گی سب

تک کہ مینائی دنیا اسلام کی آغوش

میں آکر قدامتے دامن کے سامنے سر

نہیں جھکا دیتی۔

حضرت امام جعفر احمدیہ ایدہ اللہ

بشرہ العزیز نے اپنے مقالہ میں جو

اسسٹنٹ کافرئش میں لکھا جائے ۱۱

آخری مقالہ تھا۔ اور کافرئش کا اصل

مغز اور اس کے روح نقاد اشکات

الغنا میں ان تصرفات اللہ کا

ذکر کیا جن کے نتیجہ میں حضرت مسیح

کے صلیب سے زندہ اترنے کی حقیقت

کو بلی بدن قوت حاصل ہوتی جا

رہی ہے۔ اور ایسی شہادتیں مہیا ہو

رہی ہیں جن سے اس بات کو درست

تسلیم کرنے کے بغیر کوئی چارہ نظر

نہیں آتا۔ اور اپنوں کے علاوہ اپنی

سے بھی آزادانہ تحقیق کر کے اس

بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت مسیح

ایک انسان تھے۔ خدا کے رسول تھے۔

طبیق وفات پاکر فوت ہوئے اور کثیر

جو دفون ہوئے۔ اور خدا کی وفات

اور تصرف خاص سے صلیب موت سے

بچے گئے تھے۔ اور اسلام اور اہل

مقتدرہ دول قدرت قلم الامین دے اللہ علیہ

وسلم کی بروی کے ملاقہ ہی حیات وایت

ہے اور کوئی معذرتی کفار و کفایت نہیں ملا

آئیے! اپنے تفرق و تفریق کی شریعت و

اسلام کا مغز سے ہی مٹی سے پتھر کی اور

دین کے حاکمیت کو بھٹا کہ باک کفر اسلام کی

پیشہ قلم کے تسلیم کرنے میں اپنی جگہ ہے

آخری لکھان جو کفر و کفر و کفر علیہ

کافر و کفر اسلام کہ ہم میں ایک حکیم دم

قادر و جہت امیر سے اعلان و کافرئش کا

اورت میں غلط اسلام اور صاف قرآن کے

اللہ کے لئے درجہ کی حقیقت رکھتے ہیں۔

کے صلیب حوام کا مردال و حوام
جائے۔ لیکن خدا کی فرشتوں کی گزردہ

نے ان کا یہ جیل بھی ناکام بنا دیا۔

حضرت امام جعفر احمدیہ سے جو نفس

نفس اور کافرئش میں شریک تھے یہاں

کے جواب میں کافرئش کے آخری اجلاس

میں جبکہ مختلف اقوام کے شامل ہوئے

وایے لوگوں کی کثرت کے باعث آخری

اور اس کے طوع مقامات پر ہو چکے تھے

اپنے خطاب کے بعد صلیبوں کے چلیج

متاخرہ کو قبول فرمایا۔ بلکہ یہ اعلان بھی

کی کہ یہ تبادلات خیالات دنیا کے

مختلف براعظموں کے مرکزی مشہروں

میں منتقل کیا جائے۔ تا دنیا پر حقیقت

واضح ہو جائے کہ اسلام کی صداقت اور

قرآن کی حاکمیت کو دھس لے جو وہ سو

برس پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ مسیح

کو صلیب موت سے بھالایا گیا۔ اور خدا نے

واحد کی خصوصیت حفاظت میں وہ لکھا

کوئی حیلہ قطع ثابت نہیں کر سکتا۔

امید تھی کہ مینائی اس جواب پر

مزدوری اور کار فیصلہ کرنے پر آمادہ

ہوں گے۔ مگر بار بار کی یاد دہانیوں کے

باوجود انہوں نے چپے ساد سے دلی

اور پھر جب یاد دہانی کوئی گئی تو کھر

دیا کہ چرخ کی طریت سے خط لکھتے رہے

اسلام سے بڑی واقفیت نہیں رکھتے

اور نالی شول سے کام لے کر بات گول

کر لیتے۔ کیونکہ مقصد تحقیق نہ تھا۔

بلکہ مرت عیسائیت کے مردال کو ادھتھا

رکھنے کا ایک کھوکھی کوشش تھی۔

عیسائیت کے حوالہ کو اپنا کرنے

کے لئے اور کافرئش کے نتیجہ میں عیسائیت

کے نتیجہ میں عیسائیت کو جو بدعت دھوی

پہنا تھا اس کے اثر کو زائل کرنے کے

لئے چرخ کی طریت سے ایک اور حربہ

بھی اختیار کیا گیا۔ راقم کی آنکھوں

لئے دیکھی۔ اور انگلستان کے مستشرقین

میں دیکھا کہ بڑے بڑے اور بھجوانے

چھوٹے گرجوں کے باہر بڑے بڑے

نیلے اور سرخ رنگ کی دیواریں ہیں جیسے

ہوئے پورتر سپان کے لئے جن پر

لکھا تھا۔

we still believe
that Christ was
crucified
we still believe
that Christ did
die on the cross.
we still believe
that Christ

یورپین اقوام کو احمدیت کا پیغام

فی الہند انا قد وحدثنا قیرہ

اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کا شکر کر لیا ہے

بَلِّغْ لَنَا قَوْلًا سَدِيدًا فِي دِينِنَا
 خدا نے اپنے دینی امور میں عیث بقوت تیار کرو
 وَ اخشوا اهلکم المہین و اخذوا
 اور اپنے اس خدا سے ڈرو اور تمہارا حیران و حیران ہے
 لَئِنْ الْمَسِيحُ ابْنُ الْمَرْيَمَ
 حقیقت یہ ہے کہ مسیح بن مریم تھا جسے خدا نہیں
 بَلَّغَ عِشْدَهُ وَ كَسُوهُ الْمَتَطَهَّرَ
 بلکہ وہ ان کے بندے اور اس کے ایک رسول ہیں

قَدْ كَانَتْ وَ صَاكُمُ عِبَادَةً وَ يُكُونُ
 اور عبادت نامہ جدید سے ثابت ہے کہ انہوں نے
 وَ كَسُوهُ الْعَهْدَ الْعَدِيدَ مُبَكَّرًا
 تمہیں ایک ہی رت کی عبادت کرنے کی وصیت فرمائی تھی

تَوْبُوا إِلَى الرَّبِّ الرَّحِيمِ وَ رَجِعُوا
 پس اس رت پر رجوع کر دو
 اَتَجِيبُكُمْ وَ لَيُصِغِي لَا تَشْكُرُوا
 اور انہیں کہہ دو کہ تمہاری توبہ کو وہ نہ کرے گا

هَذَا الَّذِي عَسَى بِهِ قَدْ حَاءَ كُمْ
 پس حضرت جیسے درحقیقت یہ قسم اٹھائیں
 يَا لَيْسَ فِي الْخَبْرِ فَتَيَقَّنُوا
 میں لائے تھے بے شک تمہیں بھول کر دیے ہو

فَاَلْحَقُوا بِالْحَقِّ وَ اَلْحَقُوا بِالْحَقِّ
 حقیقت یہ ہے کہ میں حقیقتی عرض کرنا ہوں کہ
 لِيَهْدِيَكُمْ كَانَتْ كَسُوْلَهُمْ فَاسْتَشْكُرُوا
 یہاں صرف یہ کہ ایک رسول تھے جو ہونے نہیں تھا

قَدْ عَلِمْتُمْ عَنْ الصَّلِيبِ لِيُفْتَبُوا
 بلکہ جو بڑے بت پرست ثابت کرنے کے لئے جانور ہیں
 بَهْمًا نَهْنَهُ فَيَسْمَاهُمْ قَدْ دَرَّوْا
 اس پر لکھتے تھے آخر کار اسے صلیب پر لٹکا دیا

مَسْكُوْرًا وَ مَسْكُوْرًا اِنَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ
 انہوں نے ہم پر یہ کہیں اور اس کے بھی انہیں کا کتبہ
 وَ اِنَّهُ خَيْرٌ مِّنْ الْمَا كَرِيْثِ وَ اَلْظَهْرِ
 تمہیں یہ کہیں اور اس پر بہتر ہے کہ تمہارا اور اس کا

نَحْنُ كَا مِّنْ مَّكَرِ الْيَهُودِ فَلَمْ يَكُنْ
 آخر اللہ تعالیٰ نے اسے یہود کے منصوبوں سے بچا لیا
 فَوَقَّ الصَّلِيبَ بِلَعْنَةٍ فَاسْتَبْصُرُوا
 پس وہ صلیب پر لڑکتے کی موت انہیں مرے بے شک حقیقت کو

وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَعَهُ وَ اَعْلَى شَأْنُهُ
 اللہ تعالیٰ نے اسے عزت بخشی اور اس کی شان بڑھائی
 وَ اَمَّا هُوَ مَوْتِ الْخَمَارِ فَفَكَّرُوا
 اور اپنے عقرب بنوں کی طرح اسے وفات دی میں غور کرو

فِي الْهِنْدِ اَنَا قَدْ وَ حَدَّثْنَا قَدْرَهُ
 اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ظاہر کر لیا ہے
 فَانْزِلُوا إِلَى كَسْمِيْرَ يَوْمًا وَ انْظُرُوا
 میری جی دن کو آؤ اور آکر دیکھو اس کا مقصد یہ ہے کہ

خَانُوا الْمُهِيْنِ وَ اَلْقُوْا وَ اَمْنُوا
 آؤ میں عرض ہے کہ خدا سے ڈرو اور اسے اختیار کرو
 بِمُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَى وَ اسْتَغْفِرُوا
 اور محمد اور وہ جہاں بھی پڑ جائے اور اسے بخشو

لَا تُشْكِرُوْا هَذَا الرَّسُوْلَ لَا شَيْءَ
 پس اس کی عبادت کے میں مدد ہی آئے والے ہیں
 قَدْ حَاءَ كُمْ طَبَقُ الشَّامِ مَرَقًا بَصِيْرًا
 رسول کا اللہ رحمت کر د اور نصیحت سے کام لو

لَا اسلا محمد صدیق امیر الہند الاسلامی

يَا قَوْمِ عِيسَى فِي كِتَابِكُمْ اَنْظُرُوا
 اے عیسائی اقوام ایچ اناجیل کا مطالعہ کرو
 وَ تَدْرُوْا مَا قَالَتْ ذَاكَ الطَّاهِرُ
 اور عیسائی احوال پر پورا غور کریں

هَلْ قَالَ فِيْهِ قَاتِلُوْا جِبْرًا نَكُوْ
 کیا اس میں اس نے عیسائیوں سے جنگ کرنے
 وَ تَمَلَّكُوا اَوْ طَا نَهْدُ وَ اسْتَغْفِرُوا
 اور ان کے ملکوں کو نوآبادیات بنانے کی اجازت دی ہے؟

هَلْ قَالَ فِيْهِ اَنْ اُخْبِتُوْا اَعْلَى الْغُلَبِ
 کیا اس میں اس نے کمزور کا حق غصب کرنے
 وَ السَّالَةِ وَ النُّطَا لَ فَاخْذَرُوْا
 اور طاقتور سے خوف کھانے کی وصیت کی ہے؟

هَلْ قَالَ فِيْهِ لَسَدَى الضُّرُوْرَةِ عَارِجُوْا
 کیا اس میں اس نے نہیں نصیحت کی ہے کہ میں الا قوامی طور پر
 اَخْوَا سَكُوْا مِثْلَ الثَّغَالِبِ وَ اُمُكْرُوْا
 کمزوروں کی سی برا بھلا سے اور بڑوں کا کو؟

هَلْ قَالَ اِنَّ السُّوْرَ اَمْرًا جَا فَرُوْ
 کیا اس نے یہ کتاب کے جھوٹے بڑے اور
 وَ اسْعُرَا لِمُضِلِّهِ الْقَوَى وَ زَوُّوْا
 اور طاقتور کی تابانی کے لئے بیشک جھوٹ بڑا کر دو

هَلْ قَالَ فِيْهِ حَرِّقُوْا الْكُتُبَ الْبَیْنِی
 کیا اس نے انہیں یہ وصیت کی ہے کہ
 نَزَّلَتْ مِنْ اَمْرِ الْعَلِیْمِ وَ عَسَى بَرُوْا
 کہ ایچ اسماعیلی کتب میں کوہ و پل کر لیا کرو

اَمْ قَالَ كُنْ الْفَاْسِ صَاوِدًا مِّنْ اَمَلِیْنِ
 یا اس نے یہ کہ سوائے میرے
 لَسَدُ ثَبِ اَدْعَا مَا عَدَا اِیْ فَنَحْنُوْا
 پس ان کے ائمہ کے سوا کسی اور سے تمہارا میں یا تو کسی

اَمْ هَلْ كُنْتُمْ تَسُوْنُ اَصْلَابَ رَا حِنِیَا
 کیا اس نے تمہیں پیشگوئی کی تھی کہ میں اپنی برائیوں سے
 كَفَّارَةً لِّذُنُوْبِكُمْ فَتَدْرُوْا
 صلیب پر تمہارے گناہوں کے گناہ کے لئے جان و دل کا پر تو کر

اَمْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِوَاحِدٍ
 کیا اس نے کہا کہ خدا واحد نہیں
 اَنَا عَدُوُّكُمْ وَ شَرِیْكُكُمْ اَلْتَعْبَرُوْا
 میں میں اس کا مددگار اور جبریتان و الا تمہیں ہوں

هَلْ قَالَ اِنَّ اِلٰی السَّمَاءِ سَارِعُ
 کیا اس نے یہی بتایا تھا کہ میں ہم قادی کے ساتھ آسمان
 فَاِجْرُ الْاَزْمَانِ اُخْبِتُوْا فَانْظُرُوا
 یہ جس کا آخری زمانہ میں نازل ہوں گا اٹھ کر

اِنْ كُنْتُمْ تَقْنُ كُوْنُ اَنْ اَنْ فَاحْبِرُوْا
 اگر یہ سب کچھ اس نے نہیں فرمایا تو کیا وہ بول
 لَیْسَ هَذِهِ اَوْ حَاءَ لَوْ تَدْرُوْا
 اس کی روایت دیکھو اور انہیں پروردگار کیسے بچا

بلور تھی تحریر فرمایا۔

”وَمِنْ كَافَّةِ الْجَوَابِ وَ تَتَمَّزُ صِفَتُ بَرِّیْ اَنْتَ تَتَمَّزُ وَ تَذَ قَرَّ“
کہ جو شخص بھی اس کتاب کا جواب لکھے گئے لئے تیار ہو گا اور شرف دیکھائے گا تو وہ جلد ہی نہایت حسرت اور ندامت کا شکار ہو گا۔

چنانچہ اس عظیم الشان پیش گوئی کے مطابق ہندوستان کے کسی عالم فاضل یا ادیب کو توفیق نہ ملی کہ اس عظیم تفسیر لکھے یا اس کا کوئی سا طرہ کا جواب دے جو آپ نے اپنے دشمنوں کی صداقت میں اس کے اندر بیان فرمائے تھے۔
علماء پر اتمام حجت کرنے کے بعد اپنے عرب صحابہ کی طرف رجوع فرمایا اور ان حضرات کے نسخے مصر کے علماء و مدبران، مجلات و جرائد کو ارسال کئے جن میں سے بعض نے اس کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف کی۔ مثلاً قاہرہ کے اخبار العناظر اور الہلال نے اسے ایک استعجابی تصنیف قرار دیتے ہوئے اس پر تبصرے کئے تاہم رسالہ العناظر کے مدیر السید محمد رشید رضا نے اس کے بعض مضامین سے اختلاف کرتے ہوئے اور اس کی بعض عبارات کو عرب محاورہ کے خلاف قرار دیتے ہوئے یہ تعریف کی کہ

اقی کشیداً من اهل العلم يستطيعون ان يكتبوا خيراً منه في سبعة ايام (النوار جلد ۱ ص ۳۴)
کہ بہت سے علماء اس سے بہتر تفسیر سات دن میں لکھ سکتے ہیں۔

یہ ایسا ہی دعویٰ عام تھا جیسے لوگ قرآن کریم کے مقابل پر یہ تو کہتے رہے کہ تَوَكَّدْنَا اَنْ لَّنَا مِثْلُ هَذَا اِنْ كَرِهَ جِبَالُ تِوَسْ اَوْ اَسْ اَمَانْدِم یُحْیِی بَنَی سَكْتِی مِی مَكْرَ عَمَلِ كَسِی كُوْرَ اَنْ كِی لُفْرَ لَانِی كِی تَوْفِیْقَ رَزَیْلِ رَسَالِی الْعِنَاكِرَ اِسْ تَمَرِی كِی تَعْلَقِی

جب باقی سلسلہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور توجہ کی تو آپ کے دل میں ڈالا گیا کہ آپ اس کے جواب میں ایک اور رسالہ تالیف کریں چنانچہ آپ نے ”الہدای والتبصرة“ لکھ کر پوری کے نام سے اسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ ۳۰ صفحات کا ایک اور رسالہ تحریر فرمایا اور اس کے ساتھ دیرالمناد کو مخاطب کرتے ہوئے یہ پیش گوئی فرمائی
اَمَّا لَكَ فَاِی السَّوَادِیْ مَكَّا حَلَا سَبْعَ رَزَیْلَی یَدْرِی نَسَبُی حَیْ اَللّٰہُ الَّذِی یَعْلَمُ

یعنی کیا اسے فصاحت و بلاغت میں بڑا کمال حاصل ہے وہ خیریب گریز کر جائے گا اور پھر نظر نہ آئے گا۔ یہ پیش گوئی اس خدا کی طرف سے ہے جو نہاں و رہنا کو جاننے والا ہے۔

جب یہ کتاب چھپ کر مدیر المناد کے پاس پہنچی تو اس پر مکمل سکوت طاری ہو گیا اور اس کے بعد اسے کچھ لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔
تحریر کے ساتھ ساتھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عربی میں تقریر کا ملکہ بھی عطا فرمایا اور اس کے بعد اسے جرات نہ ہوئی۔
آپ کا وہ خط میر ہے جو ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو خیرالاضحیٰ کے موقع پر فصیح و بلیغ عربی میں آپ نے دیا۔ اس سے ایک دن قبل یعنی ۱۰ اپریل کو جو عہدہ کا دن تھا آپ نے ایک خط لکھ کر میری حضرت مولانا محمد رفیع کو اطلاع دی کہ ”میں آج کا دن اور بات کا کسی قدر حصہ اپنے اور دوستوں کے لئے دے گا میں گذرنا چاہتا ہوں اس لئے تمام دوست جو باہر موجود ہیں انہما مع جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تاکہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے“
(الحکم یکم مئی ۱۹۰۰ء زیر تاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء)

آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں قاضی اور ہر روایات سے آگے ہوئے احباب کی فرست تیار کر کے آپ کو دے دیا تاکہ اگلے دن علی الصبح آپ کو ایک ایسا ایام ہو جائے جو اپنی طرف کا فرما لے گا۔ آپ کو عید کا خط لکھ کر پڑھنے کا رتانی ارشاد مل چکا تھا جس کے ساتھ آپ کو یہ یقین بھی دیا گیا تھا کہ ایسا کرنے کی طاقت آپ کو عید سے عطا ہوگی۔ اس سے قبل آپ نے بھی عربی میں تقریریں کی تھیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

۱۱۔ ۱۱۔ ۱۹۰۰ء کو میری
کے دن صبح کے وقت مجھے ایام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ ہمیں قوت دی گئی۔ اور میرا ایام ہوا کلام فصاحت میں لدن رہ کریم۔

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۳)
آپ نے اس ایام سے کئی احباب کو قبل از وقت اطلاع کر دی اور پھر نماز صبح سے قبل ان حضرات کو

حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کو خاص طور پر تاکید فرمائی کہ وہ خطبہ ساتھ ساتھ قبلہ کرتے جائیں۔

نماز عید ادا ہونے پر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور پھر یا عباد اللہ... کے الفاظ کے ساتھ فی البدیہ عربی خطبہ دینا شروع کر دیا۔ سننے والوں کا بیان ہے کہ آپ پر اس وقت ایک خاص حالت طاری تھی۔ چہرہ مشرع اور نہایت درجہ نورانی ہو گیا تھا اور آپ کی آواز میں بھی ایک تیز محسوس ہوتا تھا۔ آپ نے اپنی پر فصیح و بلیغ کلمات اس قدر تیزی سے جاری کئے کہ کاتبین کا ساتھ چلنا مشکل ہو رہا تھا۔ دوران خطبہ ایک بار آپ نے فرمایا

”اب لکھ لو پھر یہ لفظ چلے جاتے ہیں“
جب آپ خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو احباب کی درخواست پر مولانا عبدالحکیم صاحب اس کا ترجمہ شائے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں۔ آپ نے فرمایا:-
”اس خطبہ کا کل عرفہ کے دن عید کے رات میں جو میں نے دیکھا میں اس کی کمال قدرت کے لئے نشان دکھائی تاکہ اگر کسی خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں تبدیل سمجھ جائیں گی۔ الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق قبول ہو گئیں۔“
(ملفوظات جلد ۲ ص ۳)

ابھی مولانا عبدالحکیم صاحب ترجمہ شائع ہوئے تھے کہ حضرت اقدس فرطی جوش کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ کے ساتھ جملہ حاضرین نے بھی سجدہ کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر آپ نے فرمایا:-

”ابھی میں نے شرف الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ ”مبارک“ یہ گویا قربیت کا نشان ہے۔“
(ملفوظات جلد ۲ ص ۳)

اس خطبہ کا نظارہ آپ کے ایک صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب پر ہو گیا۔ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا:-
”محضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے الفاظ سے فی البدیہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضری

پرچم کی تعداد کم ہو گئی۔ دوسری دفعی وجہ کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ عورت کا یہ عالم تھا کہ یہاں سے باہر ہے۔ خطبہ کا تاثیر کا وہ عجزی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ عجم میں عربی دان معدودے چند تھے مگر عربی سامعین ہر قسم کی گوش نشی تھے۔“
(روایات صحابہ جلد ۱ ص ۱۰۰)
تاریخ احمدیہ ص ۱۰۰
اس مافوق العادت طرہ کا نقشہ باقی سلسلہ اپنے الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں:-

”عید الاضحیٰ کی صبح کو مجھے (ایام) ہوا کہ کچھ عربی میں بولوں چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پر معانی کلام عربی میں پیری زبان میں جاری کی جو کتب خطبہ الہامیہ میں وارد ہے وہ کی جڑ کتاب ہے جو ابھی وقت میں کھڑے ہو کر زبان فی البدیہ عربی کا خدا نے اپنے ایام میں اس کا نام نشان دکھا کیونکہ وہ ذبالی تقریر عربی قوت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز یقین نہیں اٹھا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبان طوری پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔“

(نزول المسیح ص ۲۱)
یہ خطبہ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان اور باقی سلسلہ کے علمی اعجاز کا ایک بے نظیر کثر ہے ”خطبہ الہامیہ“ کے نام سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

باقی سلسلہ کے علمی اعجاز اور عظیمی پر آپ کے علمی تفوق کی ایک اور بڑی مثال آپ کا وہ عظیم الشان اعلان ہے جس نے عالم اسلام اور عالم عبائت کے اندر ایک ایمان پیدا کر دیا۔ اب تک کیا مسلمان اور کیا عیسائی یہ عقیدہ دیکھتے چلے آ رہے تھے کہ خدا کے ہی حضرت مسیح نامری علیہ السلام حضرت مریم کے بطن سے مخرجت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے قریباً چھ سو برس قبل پیدا ہوئے۔ قوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اس عقیدہ میں

نسل اول اور عیسیٰ مصلیٰ علیہ السلام فرق یہ تھا کہ عیسیٰ کی اسی بات کے قیاس کے تحت حضرت عیسیٰ صلیب پر فوج ہو کر ان کے گناہوں کا گناہ ہو گئے۔ بین دن کے بعد پھر زندہ ہو گئے پھر چالیس دن زندہ رہ کر آسمان پر اٹھا گئے جہاں مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ صلیب دئے جانے سے قبل آسمان کی طرف اٹھانے گئے تھے جہاں وہ اپنے ملک جسم عسکری کے ساتھ زندہ موجود ہیں اور یہ جراحہ دیش بیوی میں حضرت مسیح ابن مریم کے نزول کی خبر میں ان لوگوں کے مراد یہ ہے کہ وہی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔

لیکن ۱۸۰۰ء کے آخر میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم انکشاف ہوا کہ حضرت مسیح نامہری فوج ہو چکے ہیں اور مسیح کی آمدنی کی پیش گوئیوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو مبعوث فرمایا ہے اور علم الہی میں اسی طرح مقتدر تھا چنانچہ اس بارے میں آپ پر پہلا انکشاف بذریعہ الہام ہوا۔

”مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اسی کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعدا اللہ مفعولا“ (ازادہ اہم ص ۱۸)

اگر آپ کی مخالفت تو آپ کے دعویٰ کا موروثیت کے وقت سے ہی شروع ہو چکی تھی مگر اس اعلان کے بعد اس میں ایک نیا جوش پیدا ہوا۔ مسلمانوں میں یحییٰ و عیسیٰ کی آمد و گزشتہ علماء کے تکرار بارے میں آسمان میں اٹھا لیا اور سارے ہندوستان میں مخالفت کی ایک زبردست آگ بھڑک اٹھی۔ علماء یہ ماننے لگے تھے تیار رہتے کہ وہ عیسیٰ جیسی وہ آج تک زندہ سمجھے رہے ہیں اور جس کے آسمان سے نکل ہونے کا وہ اصرار لگاتے تھے ہیں۔ وہ زندہ نہیں بلکہ فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن جہاں سارے ہندوستان میں ہائی سلسلہ کے خلاف تکرار باغی کا بازار گرم تھا وہاں اللہ تعالیٰ سید روحی پروردگاریت نازل کر کے انہیں عداوت قسمیے اور اسے قبول کرنے کی ترغیب عطا فرما رہا تھا۔ اس سلسلے میں تاریخی کتب کے لئے ایک واقعہ گلیاں مزور ہو چکا ہوں۔

۱۸۹۱ء کا واقعہ ہے جب ہائی سلسلہ مولویوں، لکڑی کشیوں اور بھادو کشیوں پر تقریری اور تقریری طویل تمام تجلیات کے لئے لکھنا نہ بین ورو دیا رہتے

لکھنا نہ ان دنوں مخالفت کا مرکز بن گیا تھا اور وہاں کے مقامی لوگوں نے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بہت سے دیگر علماء کو بھی وہاں بلا لیا تھا۔ انہی میں سے لاہور کے ایک عالم مولوی رحیم اللہ تھے جنہوں نے آتے ہی باقی سلسلہ کے ہاتھ پرست کر لی۔ ان سے قبل خوشاب ضلع میں رہتے والے مولوی غلام نبی صاحب اگر مخالفت میں بری زوردار تقریریں کرتے تھے۔ شہر میں ان کی دعوت بھی ہوئی تھی اور ہر جگہ ان کے علم و فضل کا جواہر ہوا تھا۔ ایک روز ان کی تقریر اسی محلہ میں ہوئی جس میں باقی سلسلہ قائم فرما تھے۔ ہزاروں آدمی ان کی تقریر سننے کے لئے جمع تھے۔ وعظ انتہا زبردست تھا کہ چاروں طرف سے خین و آفرین اور مجاہدے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ دیگر علماء ان کے حسن بیان اور علم و عرفان کا بار بار داد دے رہے تھے۔ جب مولوی صاحب ایک شعر کہنے آئے اور پہلے گئے تو ایک جرم غیران کے ساتھ ہو گیا۔ یہ لشکر گز رہا تھا کہ احباب باقی سلسلہ زمانہ خانہ سے مراد تھے کی طرف جانے کے لئے پناہ لے گئے۔ آپ نے جو مولوی صاحب کو یوں آتے دیکھا تو اسے علم علیہم کہہ کر خود ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر مولوی صاحب کا ہاتھ اسی طرح تھام کر داند میں تشریف لے آئے۔ ہاتھ تھام کر لوگ اس انتظار میں کھڑے ہو گئے کہ کچھتے ہیں آج کس طرح مولوی صاحب مرزا صاحب کو تو یہ کراتے ہیں لیکن اوادہ الہی میں کچھ اور بھی مقتدر تھا۔ مولوی غلام نبی صاحب دو زانو ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور بوجھے گئے آپ نے وفات مسیح کا مسئلہ کہاں سے لے لیا آپ نے فرمایا قرآن کریم سے احیاء و تزیین سے اور علماء ربانی کے اقوال سے مولوی صاحب نے قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کرنے کے لئے کہا میں پر آپ نے قرآن کریم کے دو مقامات یعنی سورۃ آل عمران میں آیت لیسلی راقی متوفیک پر اور سورۃ المائدہ میں فلما توفیک یعنی والی آیت پر نشان کر کے قرآن کریم ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ مولوی صاحب حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے ”جو قی“ کے معنی وفات مروری نہیں بلکہ قرآن کریم کی پیروی ہے اُجود و ہم ذوقہ لہ کے اجر لو رہے پورے دے گا۔ بھی تو آیا ہے۔ باقی سلسلہ نے فرمایا مولوی صاحب یہ آخر بات ہے اور وہ اور بات ہے آپ کا

یہ فرمان تھا کہ مولوی صاحب کشیدہ ہو کر رہ گئے۔ چونکہ وہ خود صاحب علم تھے فوراً علی غلیہ نکتہ سمجھ گئے اور ان پر دہخ ہو گیا کہ وہ کتنی زبردست غلطی میں مبتلا تھے اور پھر ذرا توقف کر کے بولے آپ صحیح فرماتے ہیں قرآن آپ کے ساتھ ہے۔

باقی سلسلہ نے یہ سننا تو دریافت فرمایا۔ مولوی صاحب جب قرآن ہمارے ساتھ ہے تو آپ کس کے ساتھ ہیں؟ یہ سوال مولوی صاحب کو گھما ل کر گیا اور وہ مریخ لیسلی کی طرح تڑپ اٹھے اور پھر زار و قطار رونے لگے اور اس قدر روئے کہ بھی بندھ گئی۔ اسی حالت میں جواب دیا کہ یہ خطا کار بھی حضور کے ساتھ ہے۔ جب ذرا سنبھلے تو حضرت اقدس کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ میں اس وقت بوجہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضور کا پیغام پیش کر رہا ہوں اور پھر باور لیا کہ السلام علیکم کہا باقی سلسلہ نے اس وقت جس عجیب انداز اور جس درو اور رقت بھری آواز کے ساتھ ”وعلیک السلام“ فرمایا اسکی حاضرین کچھیں پر ایک وجد اور سرور کی کیفیت طاری ہو گئی اور مولوی صاحب نے کمر ہاتھ بے آپ کی طرح پھرتے پھرتے لگ گئے۔

ادھر راز و نیاز کا یہ عالم تھا کہ ادھر کی ہزار آدمی باہر کھڑے تھے اور رہا تھا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو لوگوں نے آواز دی کہ شروع کیں کہ جناب مولوی صاحب باہر کریمین بھی کھڑے تھے مولوی صاحب نے بہ شور و غوغا فریاد کر پیغام بھیجا کہ میں نے حق پا لیا ہے اب میرا دم سے کوئی کام نہیں۔ یہ سننا تھا کہ سب لوگ کافر کا زکے تھے اور یہ گلیاں دیتے اور غل غلہ کرتے ہوئے ہتھ پڑے ہو گئے۔

باقی سلسلہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ نکتہ پیش کیا کہ قرآن کریم میں کہیں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھانے جانے کا ذکر نہیں اور جبرائیل علیہ السلام کی دیکھیں تھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یا لکڑا زحکہ اللہ رائیہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھایا کے الفاظ آتے ہیں۔ یہ مقام برج عیسیٰ اور وفات کے بعد روحانی رفعت کے اظہار کے لئے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ آپ کے مخالف علماء کو بھی باوجود مخالف رہنے کے آپ کی قوت استدلال

کے سامنے تسلیم خم کرنا پڑا چنانچہ مولانا عبید اللہ سندھی، سرسید احمد خان، مولانا ابوالکلام آزاد، حاجی شاعر مشرق علامہ اقبال نے بھی یہ حقیقت تسلیم کر لی کہ دفع سے مراد روحانی رفعت ہے نہ جسمانی۔ اور یہ کہ قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کا کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

علماء ہند کے علاوہ بعض جوئی کے عرب علماء نے بھی باقی سلسلہ کے علم کلام کی عظمت کا اعتراف کیا چنانچہ الاسماذ محمود مشفق جواہر لونیورسٹی کے ریکٹر ہونے کے علاوہ مفتی مہر کے مجدد علیہ پرم بھی غائر رہے تھے۔

انہ لیس فی القرآن الکریم ولا فی الشیئۃ المطہرۃ مستند یصلح لتکون عقیدۃ یطمئن الیہا القلب باقی عیسیٰ رُفِعَ بِجَسَدِهِ اِلٰی السَّمَاءِ وَ اُنْزِلَ اِلٰی الْاَرْضِ فِیْهَا۔

(الرسالۃ ۱۵: ۲۱۹۲ جلد ۱ ص ۶۷۲ مطبوعہ مصر)

کہ قرآن کریم یا سنت مطہر میں کوئی ایسی مستند عبارت نہیں ہے جس سے اطمینان پیدا کرنے والا یہ عقیدہ ملتا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے جسم کے آسمان پر اٹھا گئے تھے ہیں اور وہ اب تک وہاں موجود ہیں۔

بلکہ ایک اور جید عالم نے باقی سلسلہ کے اس انکشاف سے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر موت سے بچنے کے بعد بلا و مشرق تہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے اتفاق کرتے ہوئے لکھا کہ فقیر اُکڑا الی الہند و صوئۃ فی ذلک المملکۃ لیس بمعید عقل و نقل کہ حضرت مسیح کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر جانا اور ان کا اسی شہر (دہلی) میں وفات پا جانا غلطی اور منقولہ اقتد سے بعد از قیاس نہیں ہے۔

(المنار جلد ۵ ص ۵)

یہ رائے دینے والے علامہ رشید رضا ہیں جو سابق مفتی مصر ہونے کے علاوہ رملہ المنار کے ایڈیٹر بھی تھے۔ باقی سلسلہ نے دینی انجمن کی بنا پر وہ عقدہ بھی حل کر دیا جو اہل ہند اور افساد کے درمیان موضوع بحث بنا ہوا تھا یعنی یہ کہ اگر حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق روحانی

صلیب سے پہلے ہی آسمان پر اٹھ گیا تھا تو صلیب پر لٹکا یا جانے والا شخص کون تھا آپ نے دھماکتوں دھماکتوں اور دھماکتوں سے اپنے قتل کر کے اور نہ صلیب پر مار سکے کافر غیر کرتے ہوئے فرمایا کہ دھماکتوں میں جس چیز کی نفی ہوتی ہے وہ صلیب موت ہے نہ کہ محض صلیب پر لٹکا یا جانا۔ اس صورت میں آپ نے قتل کر کے کے معنی ہوں گے کہ یہ آپ کو قتل کرنے یا صلیب پر مارنے میں کامیاب نہ ہو سکے یعنی نہیں کر سکیں صلیب پر لٹکا یا ہی نہیں گیا تھا۔ اس طرح آپ نے ان تمام اقا صلیب باطل کی نفی فرمادی جو بعض قدیم اور جدید مشرکین نے قرآن کریم کے حواشی پر درج کر رکھے تھے اور جس سے حضرت مسیح کی زندگی ایک جھوٹا خیال بن کر رہ گئی تھی۔

اسی طرح آپ نے آپت محمولہ بالا کے اگلے حصہ، ولکن شہید لہم کی تفسیر فرمائی کہ صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد آپ پر یہ جوشی طاری ہو گئی تھی جس سے آپ کو مردہ سمجھ لیا گیا۔ بعد میں آپ نے بعض پوشیدہ حواشیوں کی تفسیر اور علاج سے آپ کے اندر زندگی کے آثار پھر نمود کر آئے۔ اس کے بعد یہ منی کرنا کہ "آپ کی موت کسی آواز پر ڈال دی گئی" بعید از قیاس ہے نہ ہی قرآنی الفاظ اس کے تحمل ہو سکتے ہیں۔

عیسائی دین میں ان الکشافات کا رد عمل زیادہ منظم صورت میں ظاہر ہوا چنانچہ ۱۸۹۲ء میں لندن میں ایک عالمی کانفرنس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے لارڈ شپٹن نے گلوبل رپورٹر جارجس جان ایلی کوٹ کے اعلان کیا کہ :-

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ بزمِ نبی بنا یا جسے کوہِ نبیستان کی پرطافِ ملکیت میں ایک نئی طرز کا احساہ ہمارے حواس پر آ رہا ہے۔ اگر اس چیز سے (جو یہ جہانِ عالم پر ہو رہی ہے) ہمیں کوئی اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ یہ ان دعا کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر ہم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وہب ہماری نگاہ میں خالی نظر فرما رہا ہے۔ اس نئے اسلام کی دہر کے مستند (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پھر وہی پہلی ہی عظمت حاصل ہوئی جو پہلی ہے۔" (ترجمہ)

تاہم باقی مسئلہ نے سرنگی میں حضرت مسیح کی قبر کا انکشاف کر کے چرچ کے عقائد پر ایک اور کاری ضرب لگائی اور اگرچہ اہل یورپ نے اس وقت اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دی مگر قدرے خداوندی سے مشرق و مغرب میں بچے درپے ایسے دستاویزی شہادات میسر آئے لیکن جنہوں نے باقی مسئلہ کی علمی فضیلت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔

سب سے پہلی دستاویزی شہادت اسکندریہ کے آثار قدیمہ سے دستیاب ہوئے والا وہ مکتوب ہے جس میں صلیب واقعہ کے چشم دید حالات درج ہیں اور یہ لکھا ہے کہ اس طرح پر حضرت مسیح کو یہ جوشی کی حالت میں صلیب پر سے اتارا گیا اور پھر اس طرح آپ زخمی سے مصیبت ہونے کے بعد کما و دروازہ مقام کی طرف ہجرت کر گئے۔

یہ مکتوب CRUCIFIXION BY AN EYE WITNESS یعنی "واقعہ صلیب کی عینی شہادت" کے نام سے امریکن پبلک پبلیشرز نے ۱۹۰۷ء میں شائع کیا۔

دوسری شہادت ہندوؤں کی ایک مقدس کتاب "بھوشنہ مہاپران" سے ملتی ہے جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو قہار کے ہاتھوں میں دیکھے گئے۔ راجہ ستالپان نے بتایا ان کی شکایات ہوں اور انہوں نے بتایا کہ میں ایک کمزاری کے بعد سے جینا ہوا ۱۱ دسمبر ۱۸۸۱ء میں مسیح کے بارے میں کتاب ۱۹۱۰ء میں شری کرپ سنگھ والی انگلینڈ کے حکم سے لکھی گئی تھی۔

تیسری شہادت سرخ کشیدہ قلمی کاغذ ورق ہے جس میں لکھا ہے کہ راجہ گوپالند (راجا پوت) کے بعد حکومت میں حضرت لارڈ آلفرڈ جی کے نام پر سرنگری قبر ہے) بیت المقدس کی جانب سے نمودار ہوئے۔ آپ نے پیٹری کا دعویٰ کیا کہ انہیں کبھی جہان کی اور زمین ولات پائی۔

چوتھی شہادت ہجرتِ مکران کے مہاجرین حاصل پر قرآن کی داوی میں سے نکلے والے وہ صحیفے ہیں جن میں ایک صدوق استاد "اور اس کی جماعت کی زندگی کے حالات تھے جن اور لکھا ہے کہ اس نے دشمنوں کے ہاتھوں بہت تلخیاں اٹھائی مگر خدا تعالیٰ نے اسے موت سے بچایا۔ ماہر کے نزدیک صدوق استاد سے مراد حضرت

مسیح نامزد ہیں چنانچہ کیرج یونیورسٹی کا ایک پروفیسر لکھتے ہیں۔ ایل۔ فیشلر رقمطراز ہے۔

"ایک ہمدرد کے مصائب میں صدوق استاد" اور اس کی تفسیر جماعت کا ذکر ہے اور تعلیمات کو بگاڑنے والے ایک عیسائی کا بھی یہ عریب راستہ ایسوی عیسائی ہیں جو یہودیوں میں سے مسیح پر ایمان لائے تھے اور انہوں نے یہودی مشرکیت پر برابر عمل جاری رکھا۔ یہ مقدس استاد لیسویج نامی ہیں۔ (THE SCROLLS FROM THE DEAD SEA BY EDMOND WILSON)

اور یہ سب سے پہلے کہ کئی مسیح پر ہونے والی وہ یورپی تحقیق ہے جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح کو جب صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو آپ کا دل حرکت کر رہا تھا۔ دوسرے الفاظ میں آپ میں زندگی موجود تھی۔ یہ تحقیق پہلی بار جی زبان میں ۱۹۵۶ء میں NIGHT AM KREITZ GESTORBEN یعنی "مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی" کے عنوان سے

شائع ہوئی اور اب اس کے مختلف یورپی اڈوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

ان انکشافات نے جس صلیبی مقام کی قلعی کھولی کہ لکھ دی وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کے ہاتھ سے صلیب ہوگی اور جب تک قریش فرماتے ہوئے باقی مسئلہ لکھتے ہیں۔

"اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے حساب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیب واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔"۔۔۔ پس ضرور تھا کہ آسمان الہی امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر ہو کر تاجیب تک کہ مسیح موعود دنیا میں نہ آتا اور ایسا ہی ہوا اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کر کے اسے خود کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آگیا۔ اب ہر فرد سے کہنا چاہیے میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلوب میں زہد اور دھرم میں تمت پیدا ہوا۔ (مسیح ہندوستان میں مگلا)

زندہ نشان

(مکرم عبد الحمید خان صاحب شوق لاہور)

خدا نے ربوہ میں ہے آج ایک کیفیت نمودار ہوئی ہے۔ ہزار شکر کہ اپنے امام کا بے لہولہ خوش نصیب زیارت ہوئی نصیب مرے یہ مومنوں کا محمد اللہ تعالیٰ عظیم یہ جلسہ ہمدی معبود کی کرامت ہے خدا کے فضل کا زندہ نشان ہے شہر یہ تین روزہ عہدِ مہمانہ نشاط انگیز ہے کیا ہے وہی خدا سے دل و نظر مرکوز یہ نماز روزہ و سب سے کے آیا ہوں یہ خرد نہیں ہے مگر وہی ہے نور سے معمور خدا تمہیں بھی بلائے مئے حیات افروز عطا تمہیں بھی کرے دولتِ تمیز و شعور امامِ ہمدی احمد زماں کو بھلاو یہی خدا و رسول خدا کو بے منتظر بہت ہی بھلا ہے بدی میں جانِ نیک و نزار و بیکانِ پھول

جوئی نصیب مجھے شوقِ کسبتِ ہمدی خدا نے اپنے کرم سے کیا مجھے منظور

جایان میں لندن کانفرنس کے خوش کن اثرات اور عمل

انجارات میں کانفرنس پر تفصیلی مضامین اور خطوط کی اشاعت کا ہمہ گیر سلسلہ

مکرم جناب عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جایان حال ندارد ریو

جایا ہے کہ ملک اگر بحر قیانی کے پاس سے
لندن سے بہت دور واقع ہے۔ جہاں
حضرت سید علیہ السلام کے عقیلی موت سے
جات پانے کے موضوع پر اعلیٰ کے نفوس
کا اعتماد میں آیا۔ لیکن یہ معنی اللہ تم
کا فضل و کرم اور اس کے تصرف کے کثر
ہے کہ کہہ اعلیٰ کے دوسرے دور و دراز
علاقوں اور گوشوں کی طرح جاپان میں بھی
اس کے نفوس نے ایک مثبت اور نسیاں
تو عمل پیدا کیا اور بہت واضح اثرات
ظہور پذیر ہوئے فالحمید للہ علی
ذات

کسی قدر تفصیل اس اجمال کی ہے کہ
 اس کا تعلق ان کے انعقاد سے بہت پہلے
 اخبارات میں کاغذوں کے موضوع سے متعلق
 بعض مقالات کی اشاعت سے متعلق تھا۔
 کے لیے سلسلہ جاری کیا گیا۔ جس میں
 ماہ نامہ برسرِ طور پر جاری رہا۔ بلکہ
 کے فعل سے اس کی کسی نہ کسی روایت
 جاری ہے۔ اور بعض اوقات اس کا
 کہ اس موقع سے پہلے پورا قافلہ اٹھتا
 ہے اس اسلامی نقطہ نظر پر مبنی
 مؤرخانہ انداز میں پیش کرتے کی سادگی
 ہوتی رہی ہے۔

فہرست اسلام کے سبب واقعہ نوادہ
اپنی قدرت اور تصرف سے جہاں فرماتا ہے۔
۲۴ مارچ ۱۹۹۶ء کو جاپان کے مقررین
ڈاکٹری اخبار "THE JAPAN TIMES"
"Times" میں کفن مسیح کے بارے میں
ایک تاریخی نوعیت کا مضمون شائع ہوا جس
میں علاوہ اور باتوں کے یہی درج تھا کہ
کفن مسیح ۹۹۹ء قید مسکن اور اہل
ہے۔ خاکسار نے اس مضمون پر موقرہ دیگر ایڈیٹر
کے نام خط میں لکھا کہ بقول مستند لغت
مسیح کی ثقاہت بیاہ ثبوت پہنچ رہی ہے۔
لیکن اس کے بغیر سب سے اہم بات یہ
انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ جو یہی
کہ کفن مسیح کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے زندہ
اترے تھے اور یہ حقیقہ ساری عسائرت
کو باطل ثابت کر دیتی ہے۔ ماریاں کے
اتبار میں میرے اس خط کی افاعت نے
میں اتنی حلت میں ایک حرکت پرہ اگر دی
اور اتبار مذکور میں اور اپنی کو تین
خطوط جواب میں مشائے ہوئے جن میں میرے
موقف کو علیق کی گئی تھا غا حار سے
ان خطوط کے جواب میں ایک مفصل

سے ایک بارہ میں بات چیت کیا۔ انوی نے
باری صورتِ حالت ذکر کرتے ہوئے بتایا
کہ اب جو کہ اس موضوع پر بہت اطمینان
خیال ہو چکا ہے۔ اور خطوط کا ایسا لمبا
سلسلہ شروع ہو چکا ہے جو کہ کئے کا نام
نہیں لے رہا۔ اور یہیں سب قارئین کی
پسند ناپسند بھی مرقعہ نظر ہو رہی ہے۔ اس
لئے اب ہم اس سلسلہ کو جلد ہی ختم کرنا
چاہتے ہیں۔ مگر غلطے ہو کر اس کے

اخبارات میں کاغذ میں کے موضوع سے متعلق بعض مقاموں کی اگت کے نتیجہ میں اصول کے ذریعہ تبادلہ خیالات کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا۔ جو نہ صرف کئی ماہ تک پھیل رہا تھا بلکہ ہماری زبان پر بہت سے غلط فہمیوں کی نگینوں کی طرح چھائی ہوئی تھیں۔

مکتوب لکھا۔ ۱۹ اپریل کے اخبار میں
شائع ہوگی۔ خاکسار نے کھن میرح کی
مکمل تاریخ بیان کرتے ہوئے
KURT BERNHARDT کی تحقیق
کو اپنے موقوفہ کی تائید میں پیش کیا۔
نیز یہ بھی ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ جو مسیح
علیہ السلام کی مصلیٰ نبوت سے نجات
کی طلبہ والہ ہے۔ جن کے شروع میں ایک
فلسفہ کاغذس لندن میں منعقد کر رہی
ہے۔ میرے اس مفصل جواب نے تو گونا
گوں جتنی پریل کا کام کیا۔ اور اخبار کو کر کے
دفتر میں بہت اذیت سے قارئین کے
خطوط آئے تھے۔ ایک موقع پر ایڈیٹر نے
مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں جس سے دائرہ
خطوط ملے۔ جن میں سے اساتذہ خطوط
انہوں نے وقفہ وقفہ سے شائع کر دیے۔
ان خطوط میں بیان ہوئے والے
امور پر تبصرہ کرتے ہوئے میں نے پھر
مفصل خط ارسال کیا۔ جو کئی دنوں تک
شائع نہ ہوا تو میں نے اخبار کے ایڈیٹر

خطوط کے تحت کو سامنے رکھتے ہوئے
ایک جوانی محبوب لکھوں جو وہ مشائخ
کو دینے لگے۔ اور اس سلسلہ کو ہی خط پر
ختم کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۲۰۰
مشائخ کے اخبار میں میرے موصوف کی
مخالفیت میں یہاں پر تب تک ایک اور خط
مشائخ کو کرنے کے ساتھ سب سے آخر
میں میرا مفصل محبوب بھی مشائخ کو دیا اور
ساتھ ہی اعلان کر دیا۔ کہ اب اس موضوع
پر تبادلہ خیالات بند کیا جاتا ہے۔
اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے
کرم سے خاکسار کو ایک باہر راہی ہوئی
لفظی نظریات کو کرنے کی توفیق مل گئی۔ اپنے
مفصل محبوب میں دیکھتے مشائخ کو کرنے کے
لئے اخبار کو حصول سے زیادہ علم و پختگی
خاکسار نے ایک امر یہ بیان کیا کہ حضرت
مسیح علیہ السلام کی حبیب سے نجات کا
عقیدہ حال کی دریافت نہیں ہے بلکہ
قرآن مجید سے جو اصولی مباحثوں پر مشتمل

غلاب ایضا با حقا حضرت بنی سلسلہ عالیہ امیری
علیہ السلام نے انھوں کو اپنی حیات کی کتب چاہ کر
پیش کی، تاریخ اور لب کو بھی بولنے کے حاملہ
سے دلائل قاطعہ کو بھی کر کے بری وضاحت
کے ساتھ معروض میں پیش کیا اور دنیا کے
ساتھ اس حدائق کو پیش کیا کہ وہ انھی
حضرت علیہ السلام کو عیب سے زبردہ کرے
تھے۔ اس ضمن میں فرماتا ہے کہ میرے دوست
"میں" اور سلسلہ کی دیگر کتب کا ذکر کیا، میرے
لکھا کہ بائبل کی جو عجیب مشابہت بھی ہمارے
موقت کا نام لگتی ہے، جاننا لازم روئے
بائبل حضرت علیہ السلام کو عیب پر نہیں
مڑنا چاہئے تھا کیونکہ
انھوں نے انھیں کے لغتہ کا بائبل میں کوئی
ذکر نہیں

حرمِ مسجد علیہ السلام خود بطور کھلم قرآن
کے جانے کے قابل نہ تھے۔ اور نہ ہوسکتے
تھے۔ بھیجی تو ساری رات صلیبی موت سے نجات
کے لئے عاجز رہے وہاں کہتے رہے۔
تیسرے۔ اگر صلیبی موت ثابت ہو جائے۔
تو حضرت زین العابدینؑ سے شائبہ کا نشان باطل
مٹتا ہے۔
چوتھے۔ صلیبی موت کھتی موت ہے جو بزرگ
ایک ہی کے شاہانِ شان ہیں۔
پانچویں۔ صلیبی موت کی عبودیت میں اللہ کا
شأن بھی ادھورا اور نامکمل رہتا ہے جو ایک
ہی کے شان کے حصے ہے۔

یہ سب امور باوجود ایمان کرنے کے
اور غماخدارے تمام اہل وقت و اوقات
کیوں نہ ہو حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر
موت نہیں ہوئے تھے۔ ہوں سلسلہ میں کار
ہے جن دولہا کا ذکر کیا۔ ان میں صلیب پر
لٹکے رہنے کا مختصر وقت، پہلا توسل کی
دلی کا خواب اور اس کا بعد روانہ ہو گیا
حضرت مسیح کا پر اس اور انھیں کوڑے جلنے
سے محفوظ رہنا اور اسلئے خون اور باقی
کے پہلے بخیر و خیر کے امور میں تھے خط
دیکھا گی تھا کہ یہ سب امور صلیب پر موت

[illegible]

سرتین گریں مقیم غایتہ کے حوالہ سے جاری کی۔ جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف اس رنگ میں کر دیا گیا ہے کہ یہ اسلامی فرقہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سربراہوں مدفون ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ یہ معنوں ۱۴۲۱ جلالتی کے اخبار "جہان نامہ" میں شائع ہوا۔ اس معنوں پر تبصرہ کرتے ہوئے پادار اشخاص نے خطوط بھیے اور اس نظر پر کدو چھپ کر دیا۔ قاضی نے مودت سے فائدہ اٹھا ہونے اخبار کے نام ایک خط لکھ دیا جس میں یورپی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کیوں اور کون دلائل کے ساتھ جماعت احمدیہ یہ نظریہ رکھتی ہے۔ خط کے آخر میں ان کتب کے فہرست بھی دی گئی۔ جن میں احمدیہ نقطہ نظر کے سرسید دلائل اور تفصیل متحدہ ہیں۔ میرا یہ نقطہ ۲۹ اگست کے اخبار میں شائع ہوا۔ اس خط نے ایک سالہ پھر خطوط کا ایک سلسلہ بنایا جو کئی مختلف لوگوں نے اپنے اپنے حالات کا اظہار

کیا یہ سلسلہ ۱۲ فرمبرگ جاری رہا۔ دو
دو تین تین دنوں کے وقفے سے لوگوں کے
مطلوبہ طرح کے پوسٹے پہنچے بھی دو تین بار
میں اس طرح کے کفنیل سے اس کی قطع نظر
کی وضاحت کرنے اور افغان اسلام کے
احترامات کے جوایات دینے کی توفیق
ملی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

لندن کانفرنس کے انعقاد کا تذکرہ
جاپانی اخبارات میں ہونا رہا۔ ۲ جولائی کو
(THE DAILY
(YOMIURI) نے لندن کانفرنس
کے خبر کا اعلیٰ عنوان کے ساتھ نمایاں
طور پر پیش کیا۔ خبر کے شروع میں اخبار
نے لکھا کہ لندن کانفرنس نے برطانیہ
کے عیسائی حلقوں کو دعوت مندرجہ ذیل کے
تحریر اور اس خبر کو انہوں نے بہت
مثبت طور پر لکھا تھا وہ امر ہے جماعت کے
سربراہ نے فوری طور پر قبول کر لی ہے۔
پھر مزید لکھا کہ جاتی جماعت احمدیہ

قرآن اور بائبل کی روشنی میں اس نظریے کو پیش کیلئے کہ حضرت مسیح مہدیؑ بوقت نہیں ہوئے۔ اور لٹرن کانفرنس میں اپنی موضوع پر علامہ نے مقالہ قاریت پڑھے گئے۔
 اجنرے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا ناصر حسینؒ کو گواہ شہود کو بھی دعوت دی ہے کہ وہ آگ الگ یا باہم مل کر اس گفتگو میں شریک ہوں کیونکہ مسیحی موت کا عقیدہ ایسا امر ہے جس پر عیسائیوں کے سب فرقے اپنے اندر اختلافات کے باوجود متفق اور یکتہ ہیں۔

۱۱ جولائی کو تھا کسار کی اہلیہ قائمہ شاہدہ کا ایک خط اخبار "ASAHI EVENING NEWS" میں شائع ہوا اس خط میں لٹرن کانفرنس کی تفسیل کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ ایک وقت حضرت مسیح علیہ السلام کی مسیحی موت کا تذکرہ ہوا تھا اور اب یہ مصاد تباہ ہو گئے تھے کہ حضرت

” اگرچہ کافر نس لڈن میں منعقد ہوئی لیکن اس کے عالمگیر اثرات ہزار ہا میل دُور جاپان میں بھی بڑی شدت سے ظاہر ہوئے۔ تجارت میں مقیمین خسروں اور خطوط کی مسلسل ادھر پئے دہ پئے اشاعت کی وجہ سے جاپان کے لاکھوں باشندوں تک اسلام کا پیغام پہنچا اور ان پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں محبت اور پیار کے ساتھ اسلام کا علم لہرانے میں مصروف ہے۔

مسیح علیہ السلام سے نجات پا گئے ہیں۔ گویا
 عیسائیوں کے ذہن میں نجات دہندہ کے
 خود نجات پالے کی یادگرت اب دنیا میں
 سنائی دیتی ہے۔ برٹش کونسل کے چیئرمین
 منظور ایدہ کی طرف سے اس کی منظوری کا
 ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا گیا کہ جرمنہ انڈیا کے
 ایک دارالعلوم میں بات چیت میں تجویز
 کی گئی ہے۔ اس لئے جاپان کے اس پر مشابہ
 حضرات کو یہ دعوت قبول کر لینی چاہئے۔
 تا کہ کئی عرصے سے آگے ہو سکے۔
 منظور ایدہ اس امر سے اتفاق کے لئے
 اعلان کی اشاعت کی طرف سے اس پر مسلم
 مشن جاپان کی طرف سے سرچشمہ کا اصل
 چیئرمین اور حضور کی طرف سے منظور فرما
 اعلان ایک تعاونی خط کے ساتھ بھیجا
 کہ جاپان کے طول و عرض میں پچیس ہزار
 ایک سو سے زائد چرچوں اور مذہبی
 ادارہ جات کے سربراہوں کے نام
 بھیجا گیا۔ یہ خطوط ۲۵ جون کو فراہم

طوریہ نوکیلو، اوسکا، اوزنگا ساکی کے
آرچ بشپ حضرات کے علاوہ مارے جاپان
کے کچھ بشپ کے نام بھی جو آئے تھے۔
ایک سوئس زبان لکھا میں سے صرف
بشپ حضرات نے جواب لکھا اور دوسرے
گفتگو کرتے سے صاف انکار کیا۔ ایک
مشہور بشپ R. GAETANO
COMPTON رچرڈس نے اجازت
میرے خطوط کے جواب میں خط لکھا
۱۹ جولائی کو اس نے تصدیق کی کہ میں
"I have no intention
of being involved
in such a controversy"
یعنی میں اس قسم کے تنازعہ فرات
شامل ہونے کو کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔
جاپان کے چاروں آرچ بشپ حضرات
نے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ غصہ انتظار
کے بعد میں نے ۲۰ جولائی کو چاروں کے
نیم ریڈیو خطوط روانہ کئے۔ مگر پھر بھی
جواب نہ آیا۔ ۲۱ اگست کو تیسری بار ان چاروں
آرچ بشپ حضرات کے نام دہشتی خطوط
لکھے۔ مگر پھر بھی کوئی جواب نہ آیا۔ ایک
ماہ سے زائد عرصہ گزر جانے پر قائل کرتے
اجازت جاپان ٹانگے کے نام ایک خط لکھا۔
جس میں یہ ساری تفصیل درج کر دی اور
مطالعہ کی کہ چچ کے ان قدماء اثر زبان
کو یہ دعوت قبول کرینی چاہیے۔ اگر وہ کوئی
وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم از کم
میرے تین ریڈیو خطوط کی رسید کو جوابی
چاہیے کہ یہ قرادے رواداری کا ایک
معمولی تعاقب ہے۔ میرا حقد۔ سمجھنے کے اخذ
میں چھپ گیا۔ لیکن جاپان کے آرچ بشپ
حضرات پہلے کی طرح جہر لیں رہے۔ البتہ تین
چار اور بیسیوں نے اس صورت حال پر
دلچسپی بھرے کئے۔ اور بعض نے لکھا کہ
چونکہ مسیح کی صلیبی موت ہمارے نزدیک
ایک حقیقت ہے اس لئے اس گفتگو
نہیں ہو سکتی۔
۱۵ اکتوبر کے اخبار میں ایک شخص
MARK MAXEY نے لکھا کہ
گنگو کی یہ تجویز ایسا تیوں کے لئے ایسا طرح
ناقابل قبول ہے۔ جس طرح مسلمانوں کے لئے
محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بات چیت
ناقابل قبول ہوگی۔
خاکہ نے ان سب خطوط کے جواب
میں ۵ اکتوبر کو ایک جوابی مکتوب اسی
اجزاء میں لکھا۔ خاکہ نے لکھا کہ مجھے حیرت
ہے کہ کیا اس نہر براہ فحش ہیں اور دوسرے
لوگ ان کی قلمبندی میں مختلف توجہات
قرآن رہے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی
مذہبہ صلیبی موت کے بارہ میں میں بیوں کے

کے بیانات کی اہمیت کی ہے۔ اگرچہ موجودہ بائبل کا ہر ہر لفظ قابل استناد نہیں لیکن میری عمر مجموعی شہادت ہمارے حق میں ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میں نے خود کھانے کے لیے آپ کو اس قدر سے لے کر پیش کیا۔ خاکسار نے جواباً لکھا کہ یہ درست نہیں۔ میری ساری رات کی درد بھری دعائیں تھیں کہ وہ صلیب پر موت سے نجات کے لئے دعا گو تھے۔ اور خدا اقدس نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کی دعا سنی اور میرا جلاوطنی نجات دی۔

۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ جولائی کو میرے خط کے جواب میں میں نے یوں لکھا کہ خط چھپے بغیر اس سے قبل ۲۳ جولائی کو ایک غیر آزاد جماعت شخص کا فرض نام سے ایک خط جماعت احمدی کے خلاف شائع ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان جماعت احمدیہ کے حین اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کامیاب ہم ان کو جیتے بھیتے اور انہوں نے ازراہ قرارداد بے نسبہ الزامات پر پیش خط اخبار میں شائع دیا اس کے جواب میں ۲۴ جولائی کو میں امریکی دوستوں کی طرف سے ملکی جمایات اسی اخبار میں شائع ہوئے۔

اگلے روز ۲۳ جولائی کو ایک ہندو نے میری خانہ خط کے انداز اور جواب پر سخت تنقید کی۔ اسی روز الزامات کی تردید میں خاکسار کی طرف سے بھی متصل مکتوب اخبار میں شائع ہوا۔ اور اسی کے ساتھ اخبار نے کورسے اور مسلمانوں کے اہتمام کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس کا اہتمام بھی کامیاب کے خط سے تھا۔ اور انہیں قارئین کی حقیقت پر حوالہ سے آگاہ کئے اور ان کے ذہن میں پیدا کی جانے والی غلط فہم کے انزال کی توفیق نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لندن کانفرنس کے بعد جاپان میں بھی بعد ونگرے ایسے امور ظاہر ہوتے رہے جو سے کانفرنس اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں ذرا غلط فہمیاں تھیں۔ معلومات انہیں جاپان تک پہنچنے سے قبل مختلف اخبارات میں کانفرنس کی خبر کی اشاعت اور غلطی کی اشاعت کے بعد گریٹر لندن کے علاوہ جاپان کے نیویوز NKK پر کچن مسیح کے بارے میں ایک دستاویزی فلم نمائندگی کے ایک دکھائی گئی۔ ایک مقرر کے وقت کے بعد ہی فلم ایک دوسرے سٹیوڈیو پر دکھائی گئی۔ کچن مسیح کی فلم ایک نام

پیش کردہ بعض سوالات کا جواب دینے کے بعد میں نے لکھا کہ اگر واقعی مسیحیت کا عقیدہ علم و فہم پر مبنی ہے۔ میں کہیں لوگوں نے ذکر کیا ہے۔ تو آؤ کیا وہ ہے کہ انہی ملکہ دلائل کی تائید کر دے کہ اگر گھنٹوں کا آغاز نہیں کیا جاتا، اگر عیسائی مبلغین اس ملک میں تبلیغ کے لئے آئے ہیں تو وہ اب خاموش کیوں ہیں؟ خاکسار نے مزید لکھا کہ اگر کوئی باقی اسلام ملے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر شبہ رکھتا ہے۔ تو ہم دین میں غلطی کے غلطی کی حیثیت میں اس سے ہر وقت اور ہرگز بات چیت کرنے کے لئے دلہ جانا۔ یہ تیار ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ابلاغ حق سے زیادہ باریک بات اور کوئی نہیں۔ ایک شخص نے لکھا تھا کہ میں مسلمانوں کے لئے دوستی اور محبت کے جذبات رکھتا ہوں۔ خاکسار نے جواب میں لکھا کہ میں ان جذبات کی قدر کرتا ہوں اور میرے جذبات بھی نہ صرف ایسے ہیں۔ بلکہ میں تو سب لوگوں کے لئے یکساں خواہشات رکھتا ہوں اور وہ میں کو کتا ہوں۔ ایہ اللہ تعالیٰ کی فطرت کا حوالہ دیتے ہوئے میں نے لکھا کہ گفتگو کی یہ دعوت بھی اسی بنیاد پر ہے۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ محبت و پیار کی فضا میں یہ تبادلہ خیالات منعقد ہو۔

خط کے آخر میں میں نے لکھا کہ اگر عیسائی اس دعوت کو منظور نہ کریں۔ اور مکمل خوشنوی اختیار نہ کریں تو مجھے ناراضگی نہیں ہوگی بلکہ اس بات پر خیر خواہی اور حیرت ہوگی کہ جرج کے سربراہان اس انتہائی اہم موضوع پر بات چیت سے براہ فرار کیوں اختیار کر رہے ہیں۔

جاپان کے ایک اور انگریزی اخبار MAINICHI DAILY NEWS میں بھی لندن کانفرنس کا خوب چرچا ہوا۔ ۲۵ جون کو ڈاکٹر نامہ راجہ صاحب نے اپنے خط میں لندن کانفرنس کا ذکر کیا اور جاپان کے عیسائی عقول کو دعوت گفتگو کی طرف متوجہ کیا۔ خط کا دوری نہ مل سکا۔ دوسرے خط جواب میں مجھے اور حضرت مسیح کی جبریت کے بارے میں بعض کتب کا حوالہ دیا گیا۔ جولائی کو خاکسار نے اپنے خط میں واقعہ صلیب اور محبت کشمیر کے بارے میں بڑا لالچوری تفصیل دے دی۔ اس خط کے بعد تو میں نے یوں کے خط کو کتا بندہ بھی اور ۱۲، ۱۳، ۱۶ جولائی کے اخبار میں ایسا موضوع پر مختلف لوگوں نے اظہارِ خیال کیا۔ ۲۲ جولائی کو ان خطوط کے جواب میں میرا خط شائع ہوا۔ خاکسار نے اول بائبل کے بارے میں بتایا کہ اس کی تاریخی حیثیت اور اس

BIBLE AS HISTORY

ٹوکیو کے سنا گروں میں دکھائی گئی۔ اس فلم کے آخر میں کچن مسیح کا بہت تفصیلی ذکر ہے۔ اس فلم کے اختتامات گاڑیوں اور بسوں میں نمایاں نظر آتے رہے۔ اور جاپانی لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہوا۔ انہی دنوں اخبار جاپان میں "میں لندن کانفرنس اور محبت احمدیہ کے خلاف پیش معنون شائع ہوا جو کہ جو خطہ لکھنے والا مبعوث کر دیا کہ شائع کئے گئے۔ پھر جاپانی زبان کے ایک ہفت روزہ SHANAN

GENDA میں کچن مسیح کے بارے میں پانچ صفحوں کا ایک طویل مضمون شائع ہوا۔ اس مضمون کا بہت پرچا ہوا اور اس حوالہ میں جگہ جگہ زبانی طور پر میساجیوں اور جاپانی لوگوں سے اس موضوع پر بات چیت کے مواقع بہت کثرت سے ملتے رہے۔ بہت سے لوگوں نے جاپان میں سے ٹرپ کا مطالبہ کیا جو ان کو بھجوا یا گیا۔

اجنات میں غلطی کی اشاعت سے (جن کی تفصیل اوپر ذکر کی گئی ہے) اشاعت کے فاصلہ کے بعد سے بہت نمایاں اور مفید اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔ لاکھوں قارئین تک لندن کانفرنس صحیح اسلامی عقائد اور محبت احمدیہ کا تذکرہ پہنچانے کی توفیق ملی۔ ان پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ محبت احمدیہ ساری دنیا میں محبت پیار کے ساتھ اسلام کا مکمل لہرانے میں مصروف ہے۔ جاپانی اخبارات کے صفحات میں یہ بات بھی شائع ہو گئی ہے کہ عیسائیت کے سربراہوں نے دعوت گفتگو قبول کرنے سے صاف گریز کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ اس شخص کی صداقت ایک بار پھر حقیق ہو گئی ہے۔

آؤ دانش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر حالت کو قابل یہ بلایا ہم نے

واللہ اعلم بالصواب

نوبہ آسمانی

مکرم عبد الرحیم صاحب راجہ نور۔ ریلوے

ملک نذر خواں میں آسمان میں

خلافت پھر ہوئی قائم جہاں میں

ہوئے کس شان سے مبعوث جبرئیل

مبارک "کدو" میں دارالامان میں

امام وقت کو فتح و ظفر ہو

مبارک ہر زمان و ہر مکاں میں

ہوئے اسلام کے غلبہ کے سال

حد اس کے فضل سے سارے جہاں میں

بہار جاوے آنے کو ہے اب

محمد مصطفیٰ کے بوستان میں

رہے گانیر عظیم ضیاء کاش

زمین و آسمان کوں و مکاں میں

یہ خوشخبری ملک نے سنا

نوبہ آسمانی خوب آئی

لائے گئے۔ اور ان کے پھیلنے میں جاک توڑ کر اور مال کو تباہی کی طرح بہا کر کشتیوں کی گیسو یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے جس کی تفریح سے ہمارے مصنفین کو فترتہ لکھا بہتر ہے اسی لہجہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کہیں قوموں اور تہذیب کے مافیوں کی جانب سے وہ جانتا

بیچ دیا اور آپ نے جو دعویٰ صدی ہجری کے شروع یعنی سن ۱۸۸۷ء میں یہ اعلان فرمایا۔
 ”اے مسلمانو سنو اور سنو“
 سنو، کہ اسلام کی پاک تائید کو روکنے کے لئے میں قلعہ بھیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استہلال کئے گئے اور بڑے کم کام میں

سیر و حافی

سیدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی السیاح الموعود و فوجہ کی پر آرائش اور دروہ ساریت محبوب علی تقی ریر کا مجموعہ
 الشکر لکھتے الاستلام لیلید کو ایلاتہ ار ریر فوجہ

کے مطابق خلافت علوی منہاج النبوی قائم کرتا۔ اور اسلام کو دنیا میں قلعہ عسل فرماتا۔ کیونکہ خدا کے پی کریم عسل اللہ علیہ وسلم کی بیٹائی علیہ علیہ ہو سکتی۔ اور بوجہ بھی کہ خدا تعالیٰ نے اپنی بیٹائی کو خیر علیہ وسلم فرمایا۔

وَأَخْبِرْ عَنِ مَنَظَرِ

دعوة الحق

کہ اس امت کے آئینوں جو لوگ ہونگے ان میں بھی آنحضرت علیہ اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹائی ہوئی یعنی آپ کا کھل خلیفہ علی منہاج النبیہ میں کے دو مشہور نام دینی صفات) صبیح احادیث میں ابن عربی (سیح) اور امام (مہدی) تہ کو تریں اور آخری زمانہ میں ان کا اسلام کے غالب کرنے کے لئے ہمارے ہی کو یہ دیتا ہے مہدوت ہوگا۔ حضور مہدو اعتقاد واحد قادیانی علیہ السلام کو دنیا میں

کے لئے حاصل ہوا تھا ہے۔ اور یہ قول ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی جھوٹی جاگیروں اور دیا مسرتوں میں بیٹھے ہیں۔ یہ کہ تہ خصوصاً صدی ہجری تک صلیب پر اور قومی ساری دنیا پر غالب آئیں۔ اور پانچویں ہزار سالوں و ہزاروں سالوں بعد رسول پر ان کے خلیفہ ہوگا۔ اور اسلام و مسلمان بقول مولانا حالی مرحوم یہ دعوہ بانی تہ اسلام باقی فقط رہ گیا ورنہ کا نام باقی کا مصداق ہوئے۔

خلیفہ اسلام کا دوسرا دور

اب اس انقلاب کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ یا تو اسلام کا نام صبیح دنیائے نیست و نابود ہو جائے۔ اور یا اللہ تعالیٰ ہمارے ہی کو یہ علیہ اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹائی

شکوہ شکوہ خلیفہ مصلح
 و منہاج النبوی

ہوتا کہ وہ خدا عظیمی دین اسلام
ہے اسے وعدہ کیا تھا کہ میں عیشہ
تعلیم قرآنی کو انسانوں کو سکھانے کے واسطے
سزا اور بے رونق اور بے نور بننے
نہیں دوں گا وہ اس کو بھیجے کہ اور ان
اندرونی اور بیرونی قیامات پر نظر
ڈال کر جب رہتا اور اپنے اس سفرِ حق
کو یاد نہ کرے جس کو اپنے پاک
کلام میں مکرمل طور پر بیان فرمایا ہے کہ
(فتح اسلام دوسرے طبع اول)

حبیب الہندؐ کو

دوکان نمبر ۱۳-۱۶

سزا مارٹریٹ۔ ریل پاتھ

فیصل آباد (لاٹل پور)

ہر قسم گرم چادریں، شالیں، دھستے ہتھوڑے

ریٹ پر خرید کرنے کے لئے

ہمارے خدمات حاصل کریں

عجب کہ وہ کہ خدا تعالیٰ نے
اس ضرورت کے وقت میں اور ایک
گہری تاریکی کے دُور میں ایک
آسمانی روشنی نازل کر دی۔ اور
ایک بندہ کو کھلی حق عام کے
لئے خاص کوئے توحید اعلان کرنے
کے واسطے اور شامت و رحمت
خیر الانام اور تائید مسیخوں کے
لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت
کے صاف کرنے کے ارادہ سے
دنیا میں بھیجے تو ایسا تھا تو

آپ کا اپنا احارہ کو کمپوز ڈرائیو پرنٹر

جائیڈرین ڈرائیو کلیننگ کے لئے

ہمارے ہائی ٹریفک لائے

اپنے احباب کے لئے ۲۵ کی پینٹل ریٹ

سیریز کو کمپوز ڈرائیو پرنٹر

جو کہ میں ان کی ترقی کے واسطے ملے

جائے جو کہ فرنگ نے تیار کیا ہے
سوا سے مسلمانوں میں
واجب کا ظہور و سحرانہ تاریکیوں
کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ
کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔
کیا حیرت انگیز تھا کہ سحر
کے معجزہ میں معجزہ بھی دنیا
میں آتا ہو کہ ان کی نظروں میں
یہ بات عجیب اور انہونی
ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی
دارجہ کے گھوڑوں کے مقابل
پر جو سحر کی حقیقت کا پتہ
کے میں ایک ایسی حقیقت
بجھاد رکھا ہے۔ جو معجزہ کا
اثر رکھتی ہو۔
لے دلتیہ اور اس سے

حسن نامہ

بہ گلی پندرہ پلے
تھیں وہ خدائے کریم کے لہذا ان کے

کا اور ان میں ہیں کہ جب انسان
کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ
وہ کہ خود بخود نہ دکھا دے
جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر
رکھتا ہو۔ اور اس معجزہ کے اس
طریقہ سحر کو یا تو نہ کہہ
تو یہ کلمہ اس کا دوسرے فرنگ سے
سادہ لوح دلوں کو مفہوم حاصل
ہوتا یا کلمہ قیاس اور گمان سے
باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے کہا
جادو کے اہل کرنے کے لئے
اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو
یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو
اپنے الہام اور کلام اور اپنی
برکات خاصہ سے مشرف کر کے
اور اپنی راہ کے غائب علوم
سے ہرگز کاہل بخش کر دین
کے مقابل پا بھی۔ اور بہت سے
آسمانی طاقت اور طوری عجائبات
اور درجائی معارف و ذاتِ حق
دیکھنے آسکتے آسمانی پھر کے
ذریعہ سے وہ موم کا نعت توڑ دیا

فقہ و دعا و عظیم مباحث اہل
اقبال و ابدولی و غیر و حجرتا
آئینہ چہ خواہ مشہور نہ شل
المنہ العا قیلة و نقوذ
بہ من الفتن و فاطنا
ظہر منہا و فاطنا بطن
دصفو ۳۱۲

کہ اگر میں اس زمانہ کا حال
پیر کہوں تو معلوم ہو گا کہ اس
زمانہ میں اہل اسلام تھوڑے
اہل ہندوستان اور مسلمان بول
میں سے کوئی ایک مسلمان بھی
ایسا نہیں جیسے اگر زمانہ گزرتا
دینی آئینوں صدی پہلی کے

ابھی مشہور آفاق کی تہ و حیج
انکہ آئینہ میں لکھ گیا ہے
"اگر حال اس زمانہ را باز
گویم معلوم شود کہ در اہل
اسلام اہل زمانہ تھوڑے
در و را رہند بجز کسیرت
کہ اور مسلمان نہایت
مسلماں آہل زمانہ تو ان
گفت آفات را اللہ و قیل
باعم و کیف کہ انکار منکر
وامر محمود و خیر از اہل اسلام
دفتہ بلکہ از دل ہم کہ بہت
ایں اعمال و احوال بد و رختہ
ظہار و قضاة و مفتیان و

ہر قسم کی حمایت لکڑی
دیوار خیل خیل پزل کے لئے ہمارے ہاں جو فراموش

"میں صلیب کو توڑنے اور
خزریوں کے قتل کرنے کے
لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں اس
سے اترا ہوں ان پاک
فرشتوں کے ساتھ جو میرے
دائیں بائیں تھے۔ جس کو میرا
خدا جو میرے ساتھ ہے میرے
کلام کے پورا کرنے کے لئے
ہر ایک سرفراز میں داخل
کرنے گا۔ بلکہ کر رہا ہے۔ اور
اگر میں خلیفہ بھی رہوں اور
میری قلم لکھنے سے لکھی
دے تب بھی وہ فرشتے جو
میرے ساتھ آئے ہیں اپنا

کام بند نہیں کر سکتے۔ اور
ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی
گرز ہیں جو صلیب توڑنے
اور مخلوق پرستھا کی سکل
کھینچنے کے لئے دیئے گئے
ہیں۔"

دفع اسلام طبع اول ۱۹۱۲ء

وعدہ اسماعیلی لہجرت
آج سے تیرا تو سے پیکر (۱۹۳۰)
پہلے کی بات ہے اور اس وقت کی
بات ہے جب اہل حدیث ہندوستان
کے جو بولنے کے سیکر علم و ہمان ویر مستند
اس سے تیرا یہ پیکر دیکھا (۱۹۳۰)

کونسل

اجت انٹرنیشنل ایجوکیشن یا لکھنؤ یا لکھنؤ یا لکھنؤ

نہیں تھے، وقت ایسا ہوگا، کسی
وقت کوئی شخص ایسا نہیں رہے گا کہ
جو اسلام پر، اہل نہ ہو جائے یا
خارج اور کفر کہے۔

علمیہ اسلام کے واضح امانت

غرض اسلام کو دنیا کے سب دینوں پر
غلبہ دینے کا کام ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں پوری قوت اور
شجاعت کے ساتھ خلافت علی مستہجاب
النبوت کے ذریعہ بنانا قرار دیا ہے اور اس
ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ غلبہ مذہب
النبیہ کے مطابق تدریجاً پورے عالم پر پھیل
چکے ہیں۔

خروج المہدی، الایق
احمد الا دخل فی الاسلام
اور اذی الخراج
(جلد ۱، صفحہ ۷، طبع مصر)

کہ دوسرا جواب اس اعتراض کا
یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ
کا روز ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام
کو سب ادیان پر غالب کرے گا
اور وہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں
پیدا ہوگا، اور امام شافعی
نے کہا ہے کہ مہدی کے ظاہر

جلید فیشن کے مطابق
سوئے کے پڑاؤ اور سوئے زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن، فی سیدت وغیرہ کے لئے
فیشن جیولری
مرشل بلڈنگ لاہور
شاہراہ قائد اعظم
۵۲۶۲۳

کہ مہدی علیہ السلام کے ظہور
کے پیران کا اس دنیا سے
دور ہونا محال نظر آتا ہے۔
امام فخر الدین رازی سابق صلی
بحری کے ابتداء میں اپنی تفسیر میں آیت
(ھو الذی ارسل رسلہ)
یا مہدی و ذین الحق
یظہر علی علی المین علیہ
یہ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
تو اسلام سب ادیان پر غالب نہ آیا۔ تحریر
فرماتے ہیں:-

”الوجه الثاني في

الجواب ان نقول: روى
عن ابی هريرة رضي الله
عنه قال: هذا وعد
من الله بانه تعالى
يجعل الاسلام حاليا
على جميع الاديان و
تمامها اي يحصل
عند خروجه عيسى و
المسيح و ذلك عند

مسلمانوں کے مقابلہ میں دیکھا جائے
تو اسے مسلمان بھی کہا جائے
سوائے چند لوگوں کے جو نہایت
فی قلیل میں اور ایسا کیوں نہ
ہو جو کہ مسلمانوں کو ایسا نہ کرنا
اور امر بالمعروف اور اسلام
سے یا کھل غائب ہو چکا ہے بلکہ
یہ اہل اسلام تو دین میں بھی ان
باقول اور اعمال کو برا نہیں
سمجھتے۔ علماء قاضی، مفتی، فقہاء
اور ان کے مخالفین بھی ان حال
مجموعہ کا بخوف و عجز استغاثہ
کرتے ہیں۔ آئندہ کیا ہوگا؟ ہم
انتہائی سے دعا کرتے ہیں
اور ان تمام فضیول سے جو ظاہر
ہو چکے ہیں۔ اور جو پیشکش ہیں۔
خدا تعالیٰ کی تیار مانگتے ہیں۔
نیز لکھا کہ وہ دعوات جواس وقت تک
مسلمانوں میں پھیل رہی ہیں وہ اس قدر ہرگز
بڑھیں کہ

”یہ ظہور مجددی علیہ السلام از قیام
آل از عالم علی قیام“ (جلد ۳)

محبوب کو اس طرف توجہ دلا دی ہے کہ
کوئی مذہب جس میں آیت کو نشانہ دکھائے
یہ بڑا باغیچہ محض ہے جی کہ عام
آؤ لوگوں کو ملے، تو خدا آباد کئے
وہیں طور قسلی کا تاج نام ہے
اور ساتھ ہی ہیں بیٹ رت بھی
آج سے ۶۶ سال قبل دسیر دی سے
ایک عظیم الشان مشین
۱۱۰ سے تمام کو کوسوں دکھو

ہے تمام جی اس آسمانی نور سے
مصدق پائل اس سے علم مصداق
اور جو خدایاں لے لی طرف سے ملے
بی فروع انسان کے لئے نازل کی گئی
ہے اور اپنے نام تو نہ نیک میریت
ن و احسان، عظمت علی حق اللہ
اور دعاؤں سے مصداقوں کو
اس آسمانی نور کی طرف توجہ دیا
ہے۔ اور خدا نے لے لے تا وہ
تبارہ نشانہ دکھائے کہ سب اسباب

ضوٹ افست

۲۲۴۸۳



ضوٹ ملز

۲۷۹۴۶

مقبولہ روڈ فیصلہ آباد

امپورٹر

ایکسپورٹر

لوٹا، وائل، پردہ کلاحتہ، پاپین، جاذب نظر، دیہاتیں

افست
ہر ٹھکانہ پسند
مندرجہ ذیل ازراہ فیصلہ آباد

کے بہت ویران سب غیر معمول کے
ماحول میں دے دیا ہے۔ اور لینے
جوان اور فرار ہے واقفین زنگی
اعلیٰ دینی تعلیم یافتہ باہر ق و علم
محبی ان نیت، قریا ان اسلام
دعا شایع حضرت خیر الامم دینہ کے
ہم گوشت میں صبح دی کھے اور خدا
و احمد دلا ششویات لہ کجوات
کے لئے یورپ و امریکہ و افریقہ
کے کوشش عیالوں میں ماحول غیر کر لگی

آپ کو

جلسہ لائبر

مفت

شمولیت مشارکت

الوان مجموعہ کے اہل سائنس

حضرت عظیم نظام جان صاحب (دعوت)

کے چشمہ فیض

مشکوٰۃ و آفات

میں عورتوں اور مردوں کے شہوات

صورت دعوت ہیں

حکیم عبدالحمید مشہور درخشاں

— دیوچ —

فیضان ۱۳۵۵

یورپ و امریکہ و افریقہ و ایشیا کی ہزار
صحرا و وہیں جن کے نائیدگان ہر
سال جلسہ لائبر کے موقع پر مرکز اہویت
میں اپنی انکھوں سے دیکھتے جاتے
ہیں، اسلام میں دینی پوری میں محبوب
پرستی سے خود مانیوں کی دینی کم
پوری ہے۔ بلکہ اس سے سب الہی
پیدا ہو چکے ہیں۔ اور جنگ جس کی یہ قوم
دلدادہ تھیں اب اس سے بیزار ہو
رہی ہیں۔ اور کچھ موعود اور مہدی کا
مہمود کی دعاؤں کی وجہ سے اپنی ہزار
اقتدار رکھ کر اب اقوام متحدہ، U.N.O
جیسی تنظیمیں قائم کر دی ہیں کہ جنگوں
کا جلی وطن پر سختی کو دیا جائے
اور جو قوم جنگ یا تیر و آفتاب سے
کوئی تبدیلی یا اپنا کوئی مقصد حاصل
کرنا چاہتے اس کا ہر توڑ دیا جائے۔

دوسری طرف غلبہ فتنہ راستہ
عملی نہایت المیہ ہے خود خدا نے
نے اپنی سنت کے مطابق آسمان سے
نازل فرمایا ہے قرآن شریف کے مختلف
تراجم کردہ ہر قوم کے ہاتھ میں خدا کی
کا آسمانی پیغام دے دی ہے۔ اور
اسلام کے خدا کی و محاکم اور حضرت
ہر الانبیاء سے اثر علیہ وآلہ وسلم

حضرت بابی اسلم احمدیہ نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے مقدس ادر العالی جینچ "دے کو کرنا یا نہ کرنا" کا مسئلہ سہولت پر مبنی لگا دی اور قطعی طور پر حلیہ خیرینہ کی اس مسئلہ پر تحریر فرمایا۔

۱۰ ان کو منع مقام ملے کہ اس لئے اٹھتے ہو
نویں تم کو پہلے رانا تمام پانچینار
میں دوں گا یہ سن کر وہ کہہ تم
نہ اس طرح کے موافق ہو اس بار دو۔

اپنی زبان کی حمایت کرنے کے
لیئے کھڑے ہو جاؤ یا
جاسمیت کرنا اس اہم مسئلے
اور میری شریک درپیش جہاں

一
海
一

صدہ دو خانہ اقصیٰ اور بلوہ آپ کو عہدہ لائے کے لئے
خوش آمدید کہتا ہے۔ آپ ہم سے کچھ کیوری گتھیا توں
اٹھا لیں گے اور دیگر کچھ ارض کے لئے ترقی یافتہ اور خوشرو زمینیں۔
صدہ دو خانہ نزد بلوہ پچھا کہ اقصیٰ اور بلوہ

عزیزانِ کام اس مسئلہ پر کانٹا نہیں
ایک حیرت انگیز نظریہ ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ
میں ایمان کے باہرین اور اس کے لئے کافی حد
تک اختلاف اور تضاد کیا ہے۔ اگر ہر کام
نے اپنی تحقیق کو طوفانی دلائل سے پیش کیا ہے

مختصر میں آپ نے خوب فرمایا :-

تو حضرت ابراہیمؑ سو فیضانِ عظیم سے لے کر
کی بعض پر مختلف آیات سے لے کر ہمیں
کتاب ہے جس کی طرف ان ترانہ
ہمیں ایک نہایت عجیب و غریب

دقیق حکمت پر مطلع فرمایا کہ اسلاف
عکسہ مابین کو یاد اور تہیں اسی
کیا ہے جو اختلاف لغات کا اصل
بھی دینا کہ ایک کھادی احسانی

ہو سکتا ہے کہ اس منبع اور معدن سے

ایلیس کا بیع اور سر حنفیہ سے
آتم الاداسنہ اور الہامی اور غلام
جو جس زمانہ میں نازل ہوا ہے جو
قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے

天

حضرت بانی اسلام و ائمه علیہ السلام کا عظیم علمی و تحقیقی

عربی زبان مرآت السنہ

三

سیدنا حضرت یحییٰ بن عمرؓ رحمہ اللہ کے
 لکھا ہوا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے
 عربی زبان کے اسم الاسماء جنہیں علیہ السلام
 کے ناموں میں سے ایک ناموں اور عربی لکھا
 ہے۔ اور یہ کہ اس نام کے اسم الاسماء
 میں سے عربی زبان کے اسم الاسماء
 کے ناموں میں سے ایک ناموں اور عربی
 لکھا ہے۔ اور یہ کہ اس نام کے اسم
 الاسماء میں سے عربی زبان کے اسم
 الاسماء کے ناموں میں سے ایک ناموں
 اور عربی لکھا ہے۔ اور یہ کہ اس نام
 کے اسم الاسماء میں سے عربی زبان
 کے اسم الاسماء کے ناموں میں سے
 ایک ناموں اور عربی لکھا ہے۔ اور یہ
 کہ اس نام کے اسم الاسماء میں سے
 عربی زبان کے اسم الاسماء کے ناموں
 میں سے ایک ناموں اور عربی لکھا ہے۔

一

عَلَى كَارِكِ مِدَى الْكَافِلِ اعْتِمَادِ

فوق الابدات کے عالمی نصرت
کریا۔

(۳۱)

علماء و العارفین نے ام المومنین حضرت
انہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ
موضوع آج تک زیر بحث رہا ہے۔ اور یہ
لوگ سنسکرت کے متعلق تھے ہیں کہ یہ زبان
ام المومنین ہے۔ یہودی جبرانی زبان کے
متعلق لکھتے ہیں کہ یہ ہم اتفاق ہے۔ یہی

صالح کے ساتھ فرمایا ہے۔
اس سلسلہ تحقیقات میں
جہاں سے ذمہ داری حاصل کا
طے کرنا ضروری ہو گا۔
پہلا مرحلہ : زبانوں کا اشتراک
ثابت کرنا۔
دوسرا مرحلہ : عربی کا ام المومنین
ہونا یا یہی نصرت پہنچانا۔
تیسرا مرحلہ : عربی کا جو کلمات

خواتین

خالص

سورہ پانچویں کے حسب منت رزقورات جبر و برائیوں میں ہونے

خبرید و فرزندت کا اعلیٰ مرکز

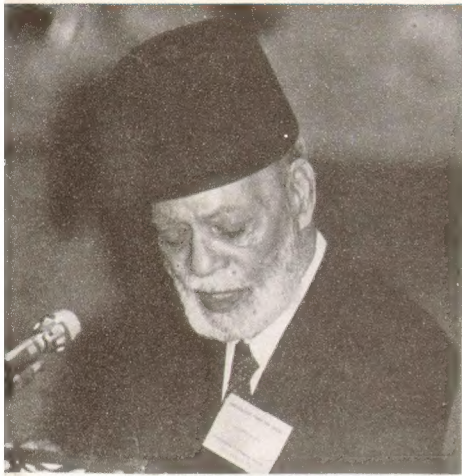
مجدد المومنین

بیر اللہ کے بچہ کی دیکر زبیر الخویشاں رندی کی کوشش کا اثر
چھوڑا کر اٹھانے لگا کہ لکھا ارا کر کہی۔ عقرب مسموم کوشش

ہرگز اس کا مقابلہ نہیں لکھتے۔
تیسری خوبی عربی کا اظہار
مدونہ الفاظ کا بھی لکھا گیا ہے
رکھتا ہے اور اس نظام کا
دائرہ تمام احوال اور اعمال کو
جو ایک ہی مادہ کے ہیں ایک
سلسلہ حکیمہ میں داخل کر کے
ان کے باہمی تعلقات دکھاتا
ہے اور یہ بات اس کمال کے
ساتھ دوسری زبانوں میں پائی
نہیں جاتی۔
جو بھی خوبی عربی کے نزدیک
میں الفاظ کو اور معانی پر ادھار
یعنی زبان عربی الف لام اور
تینوں اور تقویم تاخیر سے
دہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری
زبانیں کئی فقرات کے جوڑنے
کی گنجائش ہوتی ہیں۔
پانچویں خوبی عربی زبان کی لیے
مفردات اور ترکیب اپنے
ساتھ رکھتی ہے جو کلمات کے
تمام ہر ایک درباریکہ مضامین
اور خیالات کا نقطہ تحقیق کے
لئے کمال وسائل ہیں۔
اس سلسلہ میں آپ اس مضمون کی
اہمیت اور ادا دیت کے پیش نظر فکری

لئے کچھ بہت کم۔
(۳۱)
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عربی زبان
کے ام المومنین ہونے پر پانچ بنیادی دلائل
پیش فرمائے اور بطور عمدگی کے فرمایا۔
ادب عربی کو اختیار ہے کہ
تمام کتاب کے چھپنے کے بعد
الگو حکم سے تقویم کلمات حکومت
یا کسی اور زبان میں ثابت کرے۔
دفعہ و الحاق ص ۱
معین الرحمن گزٹ میں آپ نے
مندرجہ ذیل پانچ دلائل ساطحہ سے ثابت
فرمایا ہے کہ عربی زبان ہی ام المومنین
کامل اور اعلیٰ زبان ہے۔ آپ فرماتے
ہیں :-
پہلی خوبی : عربی کے مفردات
کا نظام کامل ہے۔ یعنی انسانی
فردوں کو وہ مفردات پوری
مدد دیتے ہیں دوسرے لغات
اس کی لیے بہرہ ہیں۔
دوسری خوبی عربی میں اسما
باری و اسماء الکان عالم و
نباتات و جمادات و کمالات و
اعضائے انسان اپنی انجمن
تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکیمہ
پہنچا کرتی ہیں۔ دوسری زبانیں

بیرے الاقوامی کونسل کے کانفرنس لندن میں بعض سربراہان اور مقررین کے خطابے فرما رہے ہیں



محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب



محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز



نامور برطانوی محقق مسٹر آر۔ سی۔ ای۔ سکاٹ فیلڈ

محرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن